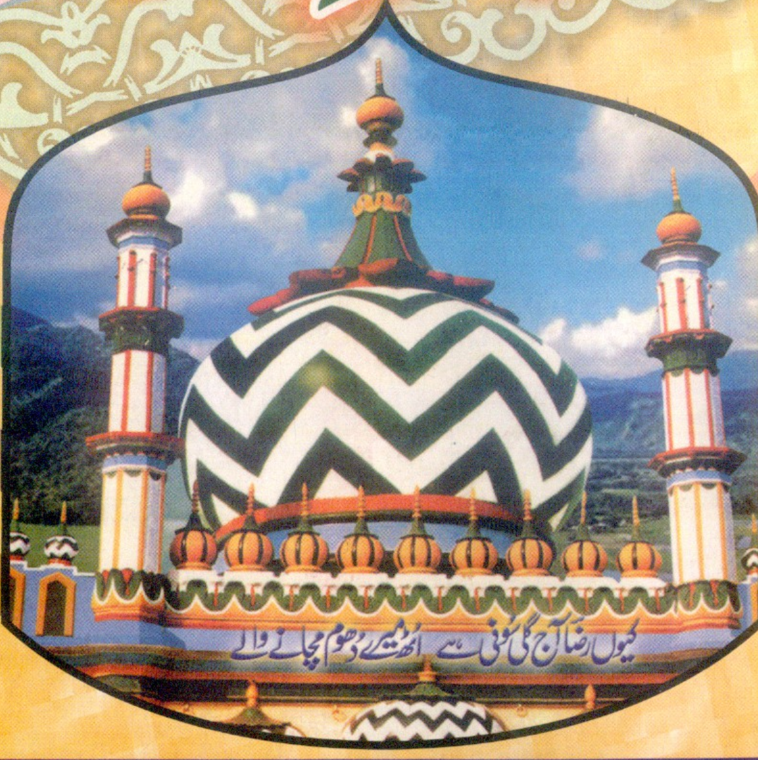
امام اہل سنّت مجدّد دین وملّت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت

حضرت مولانا **شاہ احمد رضا خاں بریلوی** رحمۃ اللہ علیہ

کی سیرتِ مبارکہ کے چند نورانی گوشوں پر مشتمل کتاب

مسمیٰ باسم

لمعاتِ رضا



ازقلم علامہ مفتی **محمد سردار علی** نقشبندی گوجرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یا حبیب اللہ

امام اہل سنّت مجدّدِ دین وملّت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت حضرت مولانا شاہ احمد رضا
خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی سیرتِ مبارکہ کے چند نورانی گوشوں پر مشتمل کتاب

مسمیٰ باسم

لمعاتِ رضا

از قلم

علامہ مفتی **محمد سردار علی** نقشبندی

گوجرہ

انتساب

شمع رِسالت کے پروانوں کے نام

نام کتاب	:	لمعاتِ رضا
مولف	:	علاّمہ مفتی محمد سردار علی نقشبندی
سال اشاعت	:	۱۴۲۴ھ مطابق 2003ء
تعداد	:	ایک ہزار
ایڈیشن	:	پہلا
بااہتمام وحسبِ فرمائش	:	بعضے از عقید تمندانِ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ

حرفِ آغاز

نحمدہ ونصلّی ونسلّم علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی ذات ستودہ صفات محتاج تعارف نہیں۔ چودھویں صدی ہجری کی اس نابغۂ روزگار شخصیت کے حالاتِ زندگی، اوصاف وکمالات اور قومی خدمات کو متعدد علماء اسلام اور دانشور اہل قلم حضرات اپنی تحقیقی کتب، رسائل اور مقالات میں نہایت حسین پیرایہ میں سپردِ قلم کر چکے ہیں۔ بلکہ اس موضوع پر تصنیف وتالیف کا سلسلہ تاہنوز جاری ہے۔ زیرِ نظر کتاب میں علم وادب کے انہی روشن میناروں کی رنگارنگ جھلکیاں محض امامِ اہل سنت، مجدّدِ دین وملت شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہِ اقدس میں نذرانۂ عقیدت کے طور پر پیش کی گئی ہیں۔

گر قبول افتد زہے عزّ وشرف

مولّف

فہرست

فہرست

باب اول

مختصر حالاتِ زندگی:

امام اہل سنت شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نسباً پٹھان، مسلکاً حنفی، مشرباً قادری اور مولداً بریلوی تھے۔ آپ کے والد ماجد مولانا نقی علی خاں رحمتہ اللہ علیہ (م 1297ھ / 1880ء) اور جد امجد مولانا رضا علی خاں رحمتہ اللہ علیہ (م1282ھ 1826ء) بلند پایہ عالم اور صاحب دل تھے۔

پیدائش: اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ 10 شوال 1272ھ مطابق 14 جون 1856ء 11 جیٹھ 1913 سمت بروز شنبہ بریلی (یو۔ پی) کے محلہ جسول میں پیدا ہوئے۔

تسمیہ: آپ کا اسم گرامی "محمد" رکھا گیا تاریخی نام "المختار (1272ھ)" ہے۔ لیکن جد امجد مولانا رضا علی خاں رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کا نام "احمد رضا" تجویز فرمایا۔ بعد میں آپ نے خود اسم شریف کے ساتھ "عبدالمصطفےٰ" کا اضافہ فرمایا۔ یاد رہے کہ اس ترکیب میں "عبد" بمعنی غلام وخادم ہے۔ جد امجد علیہ الرحمتہ کا تجویز کردہ نام "احمد رضا" سب سے زیادہ مشہور ہوا۔

القاب: آپ کی علمیت، عظمت وبزرگی، دینی وملی خدمات، کارہائے نمایاں اوصاف وکمالات اور تجدیدی کارناموں کی وجہ سے عوام وخواص آپ کے نام کے ساتھ مختلف القاب استعمال کرتے ہیں۔

چند مشهور القاب درج ذیل ہیں۔

(i)	امام اہل سنت	(ii)	مجدد دین وملت
(iii)	اعلیٰ حضرت	(iv)	اعلیٰ حضرت عظیم البرکت
(v)	امام	(vi)	فاضل بریلوی
(vii)	الشاہ	(viii)	مجدد مأۃ حاضرہ

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کا زمانہ تیرھویں صدی ہجری کے اواخر اور چودھویں صدی ہجری کے اوائل ہیں مگر گزشتہ صدی ہجری کی طرح اب بھی آپ کو مجدد مأۃ حاضرہ (موجودہ صدی کا مجدد) ہی کہا جاتا ہے۔ حالانکہ اب آپ حقیقتاً مجدد مأۃ سابقہ ہیں مگر آپ کے تجدیدی کارناموں کے اثرات اس صدی میں بھی موجود ہیں۔ غالباً اسی لئے آپ کو اب بھی معناً وحکماً مجدد مأۃ حاضرہ کہتے ہیں

تعلیم:

آپ نے چار سال کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ ختم کیا۔ اور اپنی فطری ذکاوت کی بناء پر 13 سال 10 ماہ 5 دن کی عمر میں علوم درسیہ سے فراغت حاصل کی۔ علوم عربیہ سے فراغت کے بعد ہی آپ کے والد ماجد مولانا نقی علی خاں رحمتہ اللہ علیہ نے افتاء کی ذمہ داریاں بھی آپ کو تفویض کردیں۔ فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے علوم درسیہ کے علاوہ دیگر علوم وفنون کی بھی تحصیل کی۔

تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔علم قرآن 2۔علم حدیث 3۔اُصول حدیث 4۔فقہ (جملہ مذاہب)

5۔اُصول فقہ 6۔جدل 7۔تفسیر 8۔عقائد 9۔کلام 10۔نحو 11۔صرف 12۔معانی

13۔بیان 14 بدیع 15 منطق 16 مناظرہ 17 فلسفہ 18۔تکسیر 19۔ہیئت 20۔حساب

21 ہندسہ 22 قراءۃ 23۔تجوید 24۔تصوف 25۔سلوک 26۔اخلاق

27۔اسماء الرجال 28۔سیر 29۔تاریخ 30۔لُغت 31۔ادب 32۔ارثماطیقی

33۔جبر ومقابلہ 34۔حساب سینی 35۔لوگارثمات 36۔توقیت 37۔مناظر ومرایا

38۔اکر 39۔زیجات 40۔مثلث کروی 41۔مثلث مسطح 42۔ھیأۃ جدیدہ

43۔مربعات 44۔جفر 45۔زائرجہ۔مندرجہ بالا علوم کے علاوہ علم الفرائض،عروض قوافی ،نجوم،اوفاق،فن تاریخ،نظم ونثر (فارسی) نظم ونثر (ہندی) خط نسخ اور خط نستعلیق وغیرہ میں بھی کمال حاصل کیا۔اس طرح جن علوم وفنون پر آپ نے دسترس حاصل کی ان کی تعداد 54 سے متجاوز ہو جاتی ہے۔عالم اسلام میں مشکل ہی سے کوئی ایسا عالم نظر آئے گا جو اس قدر علوم وفنون پر دستگاہ رکھتا ہو۔ پھر یہی نہیں کہ فاضل بریلوی علیہ الرحمتہ نے ان علوم کی تحصیل کی بلکہ ہر ایک علم وفن میں اپنی کوئی نہ کوئی یادگار بھی چھوڑی۔تصانیف کے ذیل میں مختصراً اس پر روشنی ڈالی جائے گی۔

اساتذہ کرام :متذکرہ بالا علوم میں سے پہلے 21 علوم وفنون آپ نے اپنے والد ماجد مولانا نقی علی خاں رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل کئے نمبر 22 تا 31 مندرجہ ذیل اساتذہ سے حاصل کئے۔

1۔شاہ آل رسول مارہروی (م1296ھ/ 1878ء)

2۔شیخ احمد بن زین دحلان مکی (م1304ھ/ 1884ء)

3۔شیخ عبدالرحمان مکی (م1301ھ/ 1883ء)

4۔شیخ حسین بن صالح (م1302ھ/ 1884ء)

5۔شاہ ابوالحسین النوری (م1324ھ/ 1906ء)

باقی علوم اپنی خداداد ذہانت سے ذاتی مطالعہ کے ذریعے حاصل کئے۔

بعض علوم کا ترک: جن علوم وفنون کا اُوپر ذکر کیا گیا ہے۔ان میں بعض کو فاضل بریلوی علیہ الرحمتہ نے خود ترک فرمایا اور بعض کو اپنایا۔اس ترک وقبول پر روشنی ڈالتے ہوئے موصوف خود فرماتے ہیں۔"میں نے اس وقت سے فلسفہ اولی کو ترک کر دیا کیونکہ میں نے محسوس کیا کہ اس میں سوائے ملمع کاری کے کچھ نہیں۔اس کی ظلمت اور زنگ ایسا چھا جاتا ہے کہ دین سلب کر لیتا ہے اور ظلمت کیوجہ سے قیامت کا خوف ہلکا ہو جاتا ہے اس لئے میں نے اپنی ذمہ داریوں پر غور کیا اور ہیئت ،ہندسہ، نجوم، لوگارثمات اور فنون ریاضی سے میرا اشغف اس لئے نہیں کہ اس میں مجھے مزید مشق حاصل ہو بلکہ یہ توجہ تو محض تفریح طبع کیلئے ہے اس کے علاوہ اس سے وقت کی تعین اور تعدیل میں مدد ملتی ہے۔جس سے مسلمانوں کو نماز روزے میں فائدہ پہنچتا ہے۔

شادی: 1291ھ/ 1874ء میں فضل حسین کی صاحبزادی ارشاد بیگم سے انتہائی سادہ اور مسنون طریقے سے آپ کی شادی ہوئی۔

بیعت وخلافت: اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ 1294ھ / 1877ء میں اپنے والد ماجد مولانا نقی علی خاں رحمتہ اللہ علیہ کے ہمراہ ہندوستان کے ایک عظیم روحانی مرکز "خانقاہ عالیہ برکاتیہ "مارہرہ شریف حاضر ہوئے اور قطب زماں حضرت سید آل رسول مارہروی رحمتہ اللہ علیہ کے ارادت مندوں میں شامل ہوگئے۔ پیر روشن ضمیر نے مرید باصفا کی نورانی پیشانی پر آثار سعادت دیکھ کر اُسی وقت اپنی روحانی خلافت واجازت سے نوازا آپ کے پیرو مرشد کو آپ پر بڑا فخر تھا۔ چنانچہ فرمایا کرتے تھے کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے آلِ رسول میرے لئے کیالایا ہے؟ تو میں عرض کروں گا اے مالک کل میں تیرے لئے احمد رضا لایا ہوں۔

پہلا سفر حج: اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ 1295ھ / 1878ء میں اپنے والد ماجد مولانا نقی علی خاں کے ہمراہ زیارت حرمین شریفین اور حج بیت اللہ کیلئے تشریف لے گئے۔ اس سفر مقدس میں حرمین شریفین کے اکابر علماء مثلاً مفتی شافعیہ سید احمد دحلان (م1304ھ / 1886ء) اور مفتی حنفیہ شیخ عبدالرحمٰن سراج (م1301ھ / 1883ء) وغیرہما سے حدیث، تفسیر، فقہ اور اُصول فقہ میں سندیں حاصل کیں امام شافعیہ شیخ حسین بن صالح (م1302ھ / 1884ء) نے آپ کو صحاح ستہ کی سند اور سلسلہ قادریہ کی اجازت عنایت فرمائی۔

دوسرا سفر حج: 1323ھ / 1905ء میں آپ دوسری بار حج بیت اللہ اور زیارت حرمین شریفین کیلئے تشریف لئے گئے اس سفر مبارک میں علماء حجاز کی

طرف سے آپ کی بہت قدر و منزلت ہوئی علماء حجاز جوق در جوق آپ کے ارد گرد جمع ہو گئے۔ اور آپ سے التجا کی کہ انہیں سند اجازت مرحمت فرمائی جائے آپ نے بہت سوں کو اسی وقت اجازت عطا فرمائی اور بعض حضرات کو وطن عزیز واپسی کے بعد سندات ارسال فرمائیں۔

وفات: امام اہل سنت مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے 25 صفر المظفر 1340ھ 28 اکتوبر 1921ء بروز جمعتہ المبارک دوپہر 2 بجکر 38 منٹ پر وصال فرمایا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مزار شریف وعرس مبارک: شہر بریلی محلّہ سوداگراں میں دار العلوم منظر الاسلام کے شمالی جانب ایک پر شکوہ عمارت میں آپ کا مزار پر انوار ہے آپ کا عرس مبارکِ ہر سال 24 اور 25 صفر کو ہوا کرتا ہے۔ اور اکناف ہند کے علماء و مشائخ اس میں شریک ہوتے ہیں۔

اولاد امجاد: اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے یہاں دو صاجبزادے اور پانچ صاحبزادیاں تولد ہوئیں۔ دونوں صاحبزادگان اپنے وقت کے عالم جلیل ہوئے بڑے صاجبزادے مولانا حامد رضا خاں بریلوی 1875ء میں بریلی میں پیدا ہوئے۔ محمد نام اور حامد رضا عرف تجویز کیا گیا۔ کتب معقول و منقول والد ماجد سے پڑھیں۔ 19 سال کی عمر میں فارغ التحصیل ہوئے عربی پر بڑا عبور حاصل تھا۔ 70 برس کی عمر پائی 23 سال والد ماجد کے جانشین رہے برسہا برس دار العلوم منظر الاسلام بریلی میں درس حدیث دیا علم و فضل میں اپنے والد ماجد

کا آئینہ تھے فاضل بریلوی آپ سے بڑی محبت فرماتے تھے چنانچہ ایک جگہ فرماتے ہیں "حامد منی وانا من حامد" (حامد مجھ سے ہے اور میں حامد سے ہوں) مولانا حامد رضا خاں نے 17 جمادی الاولیٰ 1362ھ/1942ء کو عین حالت نماز میں وصال فرمایا۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون**

دوسرے صاحبزادے مولانا مصطفےٰ رضا خاں 1310ھ/1892ء میں پیدا ہوئے۔ ان کا نام محمد رکھا گیا اور عرفی نام مصطفےٰ رضا تجویز کیا گیا۔ ابتداء میں برادرِ بزرگ سے تعلیم حاصل کی۔ پھر مولانا شاہ رحم الٰہی منگلوری سے خاص طور پر مستفید ہوئے اس کے بعد والد ماجد سے علوم دینیہ کی تکمیل کی مولانا مصطفےٰ رضا خاں نے اشاعت وتبلیغ اسلام اور تحریک پاکستان کے سلسلے میں اہم کردار ادا کیا۔ چنانچہ 1343ھ/1924ء میں شردھانند کے فتنۂ ارتداد کا مقابلہ کیا اور تبلیغی مشن میں مقیم رہے۔ 1344ھ/1946ء میں تحریک پاکستان کی حمایت کے سلسلے میں آل انڈیا سنی کانفرنس (جمہوریت اسلامیہ مرکزیہ) کے اجلاس میں شریک ہوئے اور اسلامی حکومت کے لائحہ عمل کی تشکیل کیلئے جو کمیٹی بنائی گئی اس کے اہم رکن تھے بریلی میں تاحیات بیعت وارشاد اور فتویٰ نویسی کے فرائض بحسن وخوبی انجام دیتے رہے۔ "الفتاوی المصطفویہ" آپ کی علمی یادگار ہے۔

آپ کا وصال 12 نومبر 1981ء بروز جمعرات بوقت شب ایک بج کر چالیس منٹ پر ہوا۔

باب دوم

اوصاف وکمالات

غیر معمولی ذہانت: اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ درجے کی ذہانت عطا فرمائی تھی۔ چار سال کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ ختم کرنا چھ سال کی عمر میں ربیع الاول کی تقریب میں منبر پر رونق افروز ہوکر بہت بڑے مجمع کی موجودگی میں میلاد پڑھنا تیرہ سال دس ماہ پانچ دن کی عمر میں علوم درسیہ سے فارغ ہوکر فتویٰ نویسی کا آغاز کرنا پچاس سے زیادہ دینی ودینوی علوم وفنون میں مہارت تامہ حاصل کرنا آپ کی خداداد ذہانت کے منہ بولتے ثبوت ہیں۔ "ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات" کے مصداق عہد طفولیت ہی میں اس غیر معمولی ذہانت کے آثار نظر آنے شروع ہو گئے تھے چنانچہ بسم اللہ خوانی کے وقت ایک عجیب واقعہ پیش آیا آپ کے استاد محترم نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد الف با تا ثا حسب دستور پڑھایا آپ پڑھتے رہے جب لام الف (لا) کی باری آئی تو خاموش ہو گئے استاد نے پڑھنے کو کہا آپ نے فرمایا لام اور الف یہ دونوں حرف تو پڑھ چکے ہیں یہ دوبارہ کیسا؟ اس وقت آپ کے جد امجد حضرت مولانا رضا علی خاں صاحب قدس سرہٗ بھی موجود تھے انہوں نے کہا بیٹا استاد کا کہا مانو وہ جو کہتے ہیں اسے پڑھو آپ نے تعمیل حکم کی اور جد امجد کی طرف دیکھنے لگے انہوں نے اپنی فراست سے سمجھ لیا کہ اس بچے کو شبہ ہو رہا ہے کہ حروف مفردہ کے بیچ میں ایک مرکب لفظ کیسے آ گیا۔ فرمایا بیٹا تمہارا خیال درست ہے مگر بات یہ ہے کہ شروع میں تم نے جس کو الف پڑھا تھا حقیقتاً وہ ہمزہ

ہے اور یہ درحقیقت الف ہے۔ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور ساکن کے ساتھ ابتدا ناممکن ہے اس لئے ایک حرف یعنی لام شروع میں لا کر اس کا تلفظ بنانا مقصود ہے۔ ہونہار بچے کے ذہن نے بڑی برق رفتاری دکھائی وہ فوراً بول اٹھے تو کوئی ایک حرف ملا دینا کافی تھا اتنی دور کے بعد لام کی کیا خصوصیت ہے با تا دال سین بھی اول لا سکتے تھے جد امجد نے فرط محبت سے گلے لگالیا اور دل سے بہت دعائیں دیں پھر فرمایا لام اور الف میں صورۃً وسیرۃً خاص مناسبت ہے ظاہر لکھنے میں بھی دونوں کی صورت ایک سی ہوتی ہے سیرۃً یہ مناسبت ہے کہ لام (ل ام) کا قلب (درمیانی حرف) الف ہے اور الف (ا ل ف) کا قلب (درمیانی حرف) لام ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پیدائشی طور پر عبقری وفطین تھے عالم طفولیت ہی سے آپ کی پیشانی پر سعادت وارجمندی کے آثار ہویدا تھے اور حقیقت بین نگاہیں دیکھ رہی تھیں کہ ہونہار بچہ ایک روز علم وفضل کا تاجدار اور شہرۂ آفاق شخصیت کا حامل ہوگا آپ کے بچپن کا واقعہ ہے کہ ایک عارف باللہ سے ملاقات ہوئی انہوں نے سر سے پاؤں تک دیکھا اور دیکھتے ہی رہے بڑی دیر تک دیکھنے کے بعد فرمایا: کہ رضا علی خاں کے کون ہو آپ نے فرمایا میں ان کا پوتا ہوں یہ سن کر انہوں نے ارشاد فرمایا: "جبھی" اور یہ کہہ کر فوراً وہاں سے تشریف لے گئے۔

حیرت انگیز قوت حافظہ: ابو حامد سیّد محمد محدث کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ چیز ہر روز پیش آتی تھی کہ تکمیل جواب کیلئے جزئیات فقہ کی تلاش میں جو لوگ تھک جاتے تو عرض کرتے اسی وقت فرمادیتے کہ ردالمختار جلد فلاں کے صفحہ

فلاں کی سطر فلاں میں ان لفظوں کے ساتھ جزئیہ موجود ہے۔ درمختار کے فلاں صفحہ فلاں سطر میں یہ عبارت ہے۔ عالمگیری میں بقید جلد وصفحہ وسطر یہ الفاظ موجود ہیں ۔ ہندیہ میں، خیریہ میں، مبسوط میں، ایک ایک کتاب فقہ کی اصل عبارت بقید صفحہ وسطر ارشاد فرمادیتے ۔اب جو کتابوں میں جاکر دیکھتے تو صفحہ وسطر وعبارت وہی پاتے جو زبان اعلیٰ حضرت نے فرمایا تھا۔

جناب سیّد ایوب علی صاحب کا بیان ہے کہ ایک روز اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ نے ارشاد فرمایا کہ بعض ناواقف حضرات میرے نام کے آگے حافظ لکھ دیا کرتے ہیں حالانکہ میں اس لقب کا اہل نہیں ہوں سیّد ایوب علی صاحب فرماتے ہیں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ نے اسی روز سے دور شروع کردیا جس کا وقت غالباً عشاء کا وضو فرمانے کے بعد سے جماعت قائم ہونے تک مخصوص تھا روزانہ ایک پارہ یاد فرمالیا کرتے تھے یہاں تک کہ تیسویں روز تیسواں پارہ یاد فرمالیا ایک موقع پر فرمایا کہ میں نے کلام پاک بالترتیب بکوشش یاد کرلیا ہے اور یہ اس لئے کہ ان بندگانِ خدا کا (جو میرے نام کے آگے حافظ لکھ دیا کرتے ہیں) کہنا غلط ثابت نہ ہو۔

کثرت علوم: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ علوم معقولہ ومنقولہ کے جامع تھے آپ کے دینی ودینوی علوم کی تعداد پچاس سے متجاوز ہے جیسا کہ گزشتہ صفحات میں بیان کیا گیا ہے مختلف علوم وفنون میں آپ کو جو کمال حاصل تھا اس کا احاطہ کرنا بہت مشکل ہے فلسفہ میں آپ نے الکلمۃ الملھمۃ وغیرہ لکھ کر قدیم فلاسفہ کے غیر اسلامی نظریات کارد بلیغ فرمایا اس میدان میں آپ اس قدر آگے نکل گئے کہ حضرت سیّد محمد

محدث کچھوچھوی فرماتے ہیں "ملا محمود (مصنف شمس بازغہ) آج ہوتے تو اعلیٰ حضرت کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت محسوس کرتے" ریاضی میں بھی آپ بے مثل تھے۔

ایک مرتبہ مولانا سیّد سلیمان اشرف صاحب بہاری مرحوم مسلم یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کو لے کر حاضر خدمت ہوئے ڈاکٹر صاحب ایشیا بھر میں ریاضی و فلسفہ میں فرسٹ کلاس کی ڈگری رکھتے ہوئے ایک مسئلہ کے حل کرنے میں زندگی کے قیمتی سال لگا کر بھی اسے حل نہ کر پائے تھے اور فیثا غورثی فلسفہ کشش ان پر چھایا ہوا تھا اعلیٰ حضرت نے عصر و مغرب کی درمیانی مختصر مدت میں مسئلہ کا حل بھی قلمبند کرا دیا اور فلسفہ کشش کی کھینچ تان کو بھی قلم بند فرما دیا اس وقت ڈاکٹر صاحب حیران تھے کہ ان کو یورپ میں کوئی تھیوریوں والا درس دے رہا ہے یا اسی ملک کا کوئی حقیقت آشنا ان کو سبق پڑھا رہا ہے انہوں نے اس صحبت کے تاثرات کو بیان کرتے ہوئے کہا تھا کہ اپنے ملک میں جب معقولات کا ایسا ایکسپرٹ موجود ہے تو ہم نے یورپ جا کر جو کچھ سیکھا اپنا وقت ضائع کیا ڈاکٹر صاحب موصوف نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ کے علمی کمالات سے متاثر ہو کر آپ کے بارے میں یہ رائے قائم کی کہ " صحیح معنوں میں یہ ہستی نوبل پرائز کی مستحق ہے" آپ نے سائنس کے بیسیوں مسائل پر تحقیق کی جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

1۔ پانی میں رنگ ہے یا نہیں؟ 2۔ پانی کا رنگ سفید ہے یا سیاہ 3۔ موتی شیشہ بلور پیسنے سے سفید کیوں جاتا ہوہے؟ 4۔ آئینہ میں دراڑ پڑ جائے تو وہاں سفیدی کیوں معلوم ہوتی ہے؟ 5۔ پانی میں مسام ہیں یا نہیں؟ 6۔ آئینہ میں اپنی صورت کے علاوہ جو

چیزیں پیٹھ کے پیچھے ہیں کس طرح نظر آتی ہیں؟ 7۔شعاع کی جنس؟ 8۔شعاعیں جتنے زاویوں پر جاتی ہیں اتنے ہی پر پلٹتی ہیں؟ 9۔رنگتیں تاریکی میں موجود رہتی ہیں۔10۔کان کی ہر چیز پارے سے متولد ہے۔

آج جدید سائنس کی تعلیم عام ہوجانے کے باعث یہ چیزیں عجیب معلوم نہیں ہوتیں لیکن جس دور میں امام احمد رضا کی یہ تحقیقات منظر عام پر آئیں اس وقت واقعی حیران کن تھیں۔القصہ آپ کی جامع العلوم شخصیت ہر علم میں بے مثل و یگانۂ روزگار تھی۔

قوت ایمان: حدیث شریف میں سرورِ عالم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو کسی بلا رسیدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے گا اس بلا سے محفوظ رہے گا۔دعا یہ ہے **الحمد لله الذی عافانی مما ابتلاك به وفضلنی علٰی کثیر ممن خلق تفضیلا**

امام احمد رضا بریلوی طاعون کے کئی بیماروں کو دیکھ کر یہ دعا پڑھ چکے تھے اور انہیں یہ یقین تھا کہ یہ مرض مجھے لاحق نہ ہوگا ایک دعوت میں گائے کے گوشت کے کباب تیار کئے گئے تھے گائے کا گوشت آپ کی طبیعت کیلئے سخت مضر تھا لیکن ازراہ اخلاق صاحبِ خانہ سے کوئی اور چیز طلب نہ کی وہی کباب کھالئے اسی دن مسوڑھوں میں ورم ہوگیا اور اتنا بڑھا کہ بات چیت بند ہوگئی کان کے پیچھے گلٹیاں نمودار ہوگئیں۔ساتھ ہی بخار ہوگیا۔ان دنوں بریلی شریف میں طاعون کی وبا پھیلی ہوئی تھی طبیب کو بلایا اس نے کہا یہ وہی ہے امام احمد رضا مطمئن تھے کہ طاعون نہیں ہے رات کے آخری حصے میں بے چینی بڑھی تو دعا کی۔**اللّٰھمّ صدق الحبیب وکذب الطبیب**

اے اللہ اپنے حبیب ﷺ کی بات سچی کر دکھا اور طبیب کی بات کو جھوٹی بنا ۔ اتنے میں کسی نے دائیں کان کے قریب منہ کر کے کہا کہ کالی مرچ اور مسواک استعمال کرو ان دونوں چیزوں کا استعمال کرنا تھا کہ کلی بھر خون آیا اور طبیعت بحال ہوگئی اور طبیب کو پیغام بجھوا دیا کہ آپ کا وہ طاعون دفع ہو گیا امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں میں خوب جانتا تھا کہ یہ طبیب غلط کہہ رہا ہے نہ مجھے طاعون ہے نہ انشاء اللہ العزیز کبھی ہوگا۔ اس لئے کہ میں نے طاعون زدہ کو دیکھ کر بار بار وہ دعا پڑھی لی ہے۔

عبادت و تقویٰ: اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ عبادت وتقویٰ پابندیٔ شرع اور اتباع سنت میں بھی اپنے عہد میں اپنی مثال آپ تھے صوم وصلوۃ اور طہارت وغیرہ میں احتیاط فرماتے تھے وضو میں بال کی جڑ تک پانی پہنچانے کا پورا اہتمام فرماتے تھے کوشش بلیغ کرتے کہ ہر جگہ سے سیلان آب ہو جائے اور بال برابر جگہ خشک نہ رہ جائے تمام عمر جماعت سے مسجد میں آکر نماز پڑھی ہمیشہ عمامہ سے نماز پڑھتے خصوصاً فرضِ نماز تو کبھی صرف ٹوپی میں ادا نہیں کیا اسلامی شعائر وآداب کی حفاظت و پاسبانی کی جو روایتیں آپ کی تاریخ سے وابستہ ہیں ان کی ابتداء بھی بچپن ہی سے ہو چکی تھی ایک بار ایک بچے نے اپنے استاد سے سلام کیا انہوں نے وعلیکم السلام کہنے کی بجائے کہا جیتے رہو۔ فاضل بریلوی یہ جواب سن کر بول اُٹھے یہ سلام کا جواب تو نہ ہوا وعلیکم السلام کہنا چاہیے تھا۔ مولوی صاب بہت خوش ہوئے اور دعائیں دیں۔ دراصل امام اہل سنت اس شعر کے مصداق تھے۔

بالائے سرش زہوشمندی　　　　می تافت ستارۂ بلندی

بچپن میں آپ نے پہلی مرتبہ رمضان المبارک کا روزہ رکھا دن بہت لمبے اور گرم تھے اس لئے والد ماجد بوقت دوپہر اپ کو ایک بند کمرے میں لے گئے اور کھانے کا پیالہ اُٹھا کر فرمایا اسے کھالو آپ نے عرض کیا میرا تو روزہ ہے کیسے کھاؤں؟ ارشاد فرمایا بچوں کا روزہ ایسا ہی ہوتا ہے لو کھالو میں نے کواڑ بند کردیئے ہیں کوئی دیکھنے والا بھی نہیں ہے عرض کیا جس کے حکم سے روزہ رکھا ہے وہ تو دیکھ رہا ہے یہ سن کر آپ کے والد ماجد کی چشمانِ مبارک سے بے اختیار آنسو گرنے لگے اور کمرہ کھول کر آپ کو باہر لے آئے۔

بے لوث دینی خدمات: ایک صاحب نے حاضر خدمت ہو کر ایک مٹھائی سے بھری ہوئی ہانڈی پیش کی اعلیٰ حضرت نے پوچھا: کیسے تکلیف فرمائی؟ انہوں نے کہا حضور کو سلام کرنے کیلئے حاضر ہوا ہوں اعلیٰ حضرت سلام کا جواب دے کر کچھ خاموش رہے پھر فرمایا کوئی کام ہے؟ انہوں نے عرض کیا: کچھ نہیں حضور محض مزاج پرسی کیلئے حاضر ہوا ہوں تیسری مرتبہ پھر دریافت کرنے پر اسی قسم کا جواب ملا تو اعلیٰ حضرت نے ہانڈی گھر بھجوادی تھوڑی دیر گزرنے کے بعد اس شخص نے اعلیٰ حضرت سے تعویذ کی درخواست کی ارشاد فرمایا میں نے تو آپ سے تین دفعہ دریافت کیا مگر آپ نے کچھ نہ بتایا اچھا تشریف رکھیئے پھر آپ نے گھر سے وہ ہانڈی منگوائی اور تعویذ عنایت فرمانے کے بعد فرمایا ''اس ہانڈی کو ساتھ لے جائیں میرے یہاں تعویذ بکتے نہیں ہیں'' انہوں نے بہت معذرت کی مگر آپ نے قبول نہ فرمایا بالآخر وہ ہانڈی اپنے ساتھ واپس لیتے گئے۔

عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کی حدتک محبت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ کی زندگی کا طرۂ امتیاز تھا آپ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی حیات کا مقصد حقیقی سمجھتے تھے چنانچہ آپ کی تصانیف میں اس مقدس جذبے کی جھلک جا بجا نظر آتی ہے خصوصاً آپ کے نعتیہ دیوان "حدائق بخشش" کا ہر ہر شعر بے پناہ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نظم کیا ہوا ہے اعلیٰ حضرت کے مزاج شناس بخوبی جانتے ہیں کہ آپ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دین وایمان کی جان اور روح رواں یقین کرتے تھے دوسری مرتبہ مدینہ منورہ میں حاضری کے وقت مواجہہ شریف کے سامنے آپ کا وہ نعت پڑھنا آپ کے عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ جس کا مطلع ہے۔

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں

تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

اس نعت کے پڑھتے وقت آپ دل سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں بحالتِ بیداری زیارت کی عرض کر رہے تھے اور نعت شریف پوری کر کے انتظار میں مؤدب بیٹھے ہوئے تھے کہ قسمت جاگ اُٹھی اور چشم سر سے بیداری میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ کی وصیت بھی آپ کے عشقِ رسول پر شاہد عادل ہے آپ فرماتے ہیں "جس سے اللہ ورسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ، پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ، جس کو بارگارِسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو، پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال دو۔

احترام سادات: عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بناء پر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ سادات کرام کا بہت احترام فرماتے تھے ایک مرتبہ کسی نے سوال کیا کہ استاد سادات کے بچوں کو تادیباً سزا دے سکتا ہے؟ فرمایا: قاضی جو حدود الٰہیہ قائم کرنے پر مجبور ہیں ان کے سامنے اگر کسی سیّد پر حد ثابت ہو تو باوجودیکہ ان پر حد لگانا فرض ہے اور وہ حد لگائیں گے۔ لیکن ان کو حکم ہے کہ سزا دینے کی نیت نہ

کریں بلکہ دِل میں یہ نیت رکھیں کہ شہزادے کے پیر میں کیچڑ لگ گئی ہے اسے صاف کرر ہے ہیں۔

ایک کم عمر صاحبزادے خانہ داری کے کاموں میں امداد کیلئے کاشانہ اقدس میں ملازم ہوئے بعد میں معلوم ہوا کہ سیّد زادہ ہیں۔ گھر والوں کو تاکید فرمادی کہ سیّد صاحب سے کوئی کام نہ لیا جائے کہ مخدوم زادہ ہیں۔ کھانا وغیرہ اور جس چیز کی ضرورت ہو حاضر کی جائے جس تنخواہ کا وعدہ ہے۔ بطور نذرانہ پیش کیا جائے۔ چنانچہ حسب ارشاد تعمیل ہوتی رہی۔

استغناء ایک مرتبہ ریاست نانپارہ ضلع بہرائچ (یو۔پی) کے نواب کی مدح میں شعراء نے قصائد لکھے۔ کچھ لوگوں نے آپ سے بھی گزارش کی کہ حضرت آپ بھی نواب صاحب کی مدح میں کوئی قصیدہ لکھیں آپ نے اس کے جواب میں ایک نعت شریف لکھی جس کا مطلع یہ ہے۔

وہ کمال حسن حضور ھے کہ گمان نقص جھاں نھیں
یھی پھول خار سے دور ھے یھی شمع ھے کہ دھواں نھیں

اس نعت کے مقطع میں "نانپارہ" کی بندش نہایت لطیف اشارہ میں ادا کرتے ہیں۔

کروں مدح اھل دول رضا پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ھوں اپنے کریم کا میرا دین پارۂ ناں نھیں

فرماتے ہیں میں اہل ثروت کی مدح سرائی کیوں کروں میں تو اپنے کریم سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے در کا فقیر ہوں میرا دین نان کا پارہ یعنی روٹی کا ٹکڑا نہیں ہے۔ یعنی میں دنیا

کے تاجداروں کے ہاتھ بکنے والا نہیں ہوں۔اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ کی لکھی ہوئی یہ نعت ان کے مشہور نعتیہ دیوان "حدائق بخشش" میں شامل ہے

روحانیت : اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نہ صرف ایک تبحر عالم دین تھے بلکہ ایک کامل ولی اللہ بھی تھے فقر و روحانیت کے آثار بھی آپ کی ذات میں شروع ہی سے نمایاں تھے اسی لئے آپ کے پیرومرشد سید آل رسول مارہری رحمتہ اللہ علیہ نے پہلی ملاقات کے وقت ہی آپ کو حلقہ ارادت میں شامل کر کے روحانی خلافت و اجازت سے نواز دیا تھا آپ کو درج ذیل سلاسل طریقت میں اجازت و خلافت حاصل ہوئی

1۔قادریہ برکاتیہ جدیدہ 2۔قادریہ آبائیہ قدیمہ 3۔قادریہ اہدلیہ 4۔قادریہ رزاقیہ 5۔قادریہ منوریہ 6۔چشتیہ نظامیہ قدیمہ 7۔چشتیہ محبوبیہ جدیدہ 8۔سہروردیہ واحدیہ 9۔سہروردیہ فضلیہ 10۔نقشبندیہ علائیہ صدیقیہ 11۔نقشبندیہ علائیہ علویہ 12۔بدیعیہ 13۔علویہ منامیہ وغیرھا۔ حج بیت اللہ شریف کے پہلے سفر مبارک میں حرم شریف میں نماز مغرب کے بعد ایک روز امام شافعیہ شیخ حسین بن صالح (م 1302ھ/1884ء) بغیر کسی سابقہ تعارف کے آگے بڑھ کر فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے دیر تک آپ کی نورانی پیشانی دیکھتے رہے اور پھر فرمایا انی لا جد نور اللہ من ھذا الجبین (بیشک میں اس پیشانی میں اللہ کا نور محسوس کر رہا ہوں) انھوں نے آپ کو صحاح ستہ کی سند اور سلسلہ قادریہ کی اجازت اپنے دستخط خاص سے عنایت فرمائی اور

آپ کا نام ضیاء الدین احمد رکھا مشائخ زمانہ کی نظروں میں آپ فنافی الرسول تھے فراق میں غمگین رہتے اور سرد آہیں بھرتے رہتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخوں کا سختی سے رد فرماتے تھے۔ ایک دفعہ آپ سے عرض کیا گیا کہ آپ کی کتابوں میں بدمذہبوں کے عقائد باطلہ کا رد ایسے سخت الفاظ میں ہوتا ہے کہ آج کل نئی تہذیب والے لوگ چند سطریں دیکھتے ہی بیزار ہو جاتے ہیں اور یہ کتابیں پڑھنا چھوڑ دیتے ہیں۔ اس لئے وہ آپ کے پیش کردہ دلائل کو پڑھنے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ لہذا اگر آپ نرم لہجہ میں دلائل پیش کریں تو مناسب ہوگا۔ آپ نے فرمایا تمنا تو یہ تھی کہ احمد رضا کے ہاتھوں میں تلوار ہوتی اور احمد رضا کے آقا و مولا ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والوں کی گردنیں ہوتیں اور اپنے ہاتھ سے ان گستاخوں کا سر قلم کرتا۔ لیکن تلوار سے کام لینا تو اپنے اختیار میں نہیں ہاں اللہ تعالیٰ نے قلم عطا فرمایا ہے۔ تو میں قلم سے شدت کے ساتھ ان بے دینوں کا رد اس لئے کرتا ہوں کہ حضور اقدس ﷺ کی شان میں بدزبانی کرنے والوں کو اپنے خلاف شدید ردّ دیکھ کر مجھ پر غصہ آئے پھر وہ جل بھن کر مجھے گالیاں دینے لگیں اور میرے آقا و مولا ﷺ کی شان میں گالیاں بکنا بھول جائیں اس طرح میری اور میرے آباؤ اجداد کی آبرو حضور اقدس ﷺ کی عظمت جلیلہ کے لیے سپر (ڈھال) ہو جائے۔ عشق رسول ﷺ کی بنا پر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی جو مقبولیت ان کے آقا و مولا ﷺ کی بارگاہ میں ہے۔ اس کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ان کے وصال کے وقت بیت المقدس میں ایک شامی بزرگ عالم رؤیا میں دربار رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئے۔ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیاء اللہ دربار

میں حاضر تھے۔ لیکن مجلس پر سکوت کا عالم طاری تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ کسی آنے والے کا انتظار ہے۔ شامی بزرگ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا" میرے ماں باپ حضور پر قربان، کس کا انتظار ہے؟ سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا" احمد رضا کا انتظار ہے "انھوں نے عرض کیا" حضور احمد رضا کون ہیں؟" ارشاد فرمایا" ہندوستان میں بریلی کے باشندے ہیں" بیداری کے بعد وہ شامی درویش مولانا احمد رضا کی زیارت کے شوق میں ہندوستان کی طرف چل پڑے مگر بریلی آکر انہیں معلوم ہوا کہ اس عاشق رسول کا اُسی روز (25 صفر 1340ھ کو) وصال ہوگیا تھا۔ جس روز انھوں نے جواب میں حضور سرور کائنات ﷺ کو یہ کہتا سنا تھا کہ "ہمیں احمد رضا کا انتظار ہے"

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ صاحب کشف و کرامت ولی اللہ تھے۔ ان کے اخلاق حسنہ ریاضات و مجاہدات، فقر و درویشی، تعظیم اکابر و شفقت اصاغر، اوصاف و کمالات، کارہائے نمایاں اور قومی و ملی خدمات وغیرہ کی تفصیل ان کے سوانح حیات کی کتابوں میں شرح وبسط کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔ یہاں آپ کے عادات و خصائل کے بارے میں مختصراً بیان کرنے کے بعد آپ کی خدمات کا باب شروع کیا جائے گا۔

عادات و خصائل 1۔ آپ نے تمام عمر مسجد میں باجماعت نماز ادا کی 2۔ آپ فرض نماز عمامہ کے بغیر نہیں پڑھتے تھے۔ 3۔ آپ ہر کام دائیں ہاتھ سے کرتے تھے سوائے ان کاموں کے جن کا بائیں ہاتھ سے کرنا مشروع ہے۔ 4۔ ہفتہ میں دوبار لباس تبدیل فرماتے۔ 5۔ اندر کے کمرے میں تصنیف و تالیف اور فتویٰ نویسی میں

مشغول رہتے صرف نماز پنجگانہ کے لئے باہر تشریف لاتے ۔6۔ نماز عصر کے بعد عام لوگوں سے ملاقات کرتے ۔7۔ حدیث کی کتابوں کے اوپر کوئی دوسری کتاب نہ رکھتے ۔8۔ ایک پاؤں کو دوسرے زانو پر رکھ کر بیٹھنا ناپسند فرماتے ۔ عموماً دوزانو بیٹھتے ۔9۔ جمائی آتے ہی انگلی منہ میں دبا لیتے ۔10۔ بغداد، مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کی طرف کبھی پاؤں نہ پھیلاتے اور نہ اس طرف منہ کر کے تھوکتے ۔11۔ خط بناتے وقت اپنا کنگھا اور شیشہ استعمال فرماتے ۔12۔ پان تمباکو کے بغیر استعمال کرتے آخر عمر میں پان کھانا چھوڑ دیا تھا ۔13۔ کھانا نمک سے شروع کرتے اور نمک پر ہی ختم کرتے ۔14۔ اللہ اور رسول سے محبت کرنیوالے کو اپنا عزیز سمجھتے اور اللہ و رسول کے دشمن کو اپنا دشمن ۔ 15۔ اپنے دشمن سے سخت کلامی تک نہ کرتے لیکن دین کے دشمن سے کبھی نرمی نہ برتتے ۔16۔ کسی کو خلاف شرع کام یا کلام کرتے ہوئے دیکھتے تو فوراً اس پر تنبیہ فرماتے ۔ 17۔ ٹھٹھا، قہقہہ اور کھلکھلا کر ہنسنے سے اجتناب کرتے ۔18۔ جماعت کا اتنا خیال رکھتے کہ جب مرض کی وجہ سے اٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا نہایت دشوار ہوتا تب بھی نماز کے وقت بغیر کسی سہارے کے خود ہی مسجد میں تشریف لے جاتے اور یوں معلوم ہوتا کہ پورے طور پر صحت یاب ہیں ۔19۔ جب کوئی حج سے واپس آتا تو اس سے دریافت فرماتے کہ کیا حضور سرورِ کائنات ﷺ کی بارگاہ میں حاضری دی وہ ہاں کہہ دیتا تو اس کے قدم چوم لیتے ۔20۔ آپ کی جانب سے بیوگان اور ضرورت مندوں کی حاجت روائی کے لئے ماہانہ رقوم مقرر تھیں ۔21۔ رات کو سوتے وقت نام اقدس "محمد" کی شکل میں لیٹتے اس طرح کہ دائیں کروٹ لیٹ کر ہاتھ سر کے نیچے رکھ لیتے اور پاؤں

سمیٹ لیتے۔ 22۔ چوبیس گھنٹوں میں صرف دو تین گھنٹے آرام فرماتے۔ 23۔ سلام میں پہل کرتے۔ 24۔ مہمانوں کے ہاتھ خود دھلاتے اور انھیں عمدہ کھانے کھلاتے ۔25۔ چلتے وقت نگاہیں نیچی رکھتے۔ 26۔ مزاج میں عجب، غرور اور تکبر بالکل نہ تھا۔ 27۔ سادات کی بہت عزت کرتے۔ آپ کے ہاں ہر تقریب میں سادات کرام کو دوہرا حصہ دیا جاتا۔ 28۔ لفظ "محمد" سن کر ﷺ ضرور کہتے۔ 29۔ تعویذ، خدمتِ خلق کے طور پر مفت دیتے۔ 30۔ آپ کے سب کام محض اللہ تعالیٰ کے لئے تھے نہ کسی کی تعریف سے مطلب تھا نہ کسی کی ملامت کا خوف۔ 31۔ علالت کے زمانے میں کسی وقت کے بغیر فتویٰ نویسی جاری رکھتے اگر کسی طبیب کے اصرار پر چند گھڑیوں کے لئے مشاغل علمیہ سے دست کش ہوتے تو مرض کا غلبہ ہونے لگتا گویا خدمتِ دین آپ کے حق میں غذائے روح تھی۔ 32۔ آپ کی غذا بہت ہی کم تھی دن میں ایک آدھ بار بغیر مرچ کے شوربا اور ڈیڑھ یا دو بسکٹ تناول فرماتے۔ 33۔ آپ کارڈ میں بسم اللہ شریف یا کوئی آیت یا اللہ تعالیٰ اور نبی پاک ﷺ کے اسمائے ذاتی نہیں لکھتے تھے۔ جو فتویٰ کارڈ پر لکھتے اس کا ختم "ھو تعالیٰ اعلم" پر کرتے اور نام اقدس ﷺ آتا تو حضور ﷺ کی جگہ علیہ افضل الصلوۃ والسلام لکھتے۔ 34۔ آپ کی محفل میں داڑھی والے کو ڈبل حصہ ملتا۔ 35۔ چراغ جلانے کے لئے دیا سلائی مسجد سے باہر جلانے کا حکم دیتے کیونکہ اس کے جلانے سے بو نکلتی ہے۔ جو مسجد کے احترام میں مانع ہے۔ 36۔ محفل میلاد میں شروع سے آخر تک دوزانو بیٹھتے اور دو دو تین تین گھنٹے اسی حالت میں بیٹھ کر تقریر کرتے 37۔ سال میں تین مرتبہ وعظ فرماتے ایک منظر اسلام جامعہ رضویہ کے سالانہ جلسہ

دستارِ فضیلت کے موقع پر دوسرا بارہ ربیع الاول شریف کو میلاد النبی ﷺ کے موقع پر اور تیسرا حضرت سید شاہ آلِ رسول مارہروی رحمتہ اللہ علیہ کے عرس کے موقع پر۔ 38۔انگریزوں اور ہندوؤں سے سخت نفرت کرتے تھے۔ 39۔حق کی زبردست حمایت اور باطل کی شدیدی مخالفت کرتے تھے۔

امام احمد رضا رحمتہ اللہ علیہ انبیاء کرام علیھم السلام کا بے حد احترام کرتے۔ سرکارِ دوعالم ﷺ سے والہانہ محبت رکھتے آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم اور ائمہ دین کی بہت تعظیم کرتے علماء ربانیین اور اولیاء اللہ رحمھم اللہ خصوصاً حضرت غوث الثقلین سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ سے بے پناہ عقیدت رکھتے تھے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ کے خلیفہ شاگرد حضرت سیّد محمد محدث کچھوچھوی رحمتہ اللہ علیہ نے ناگپور میں جشن ولادت اعلیٰ حضرت کے موقع پر شوال المکرّم 1379ھ کو خطبہ ارشاد فرمایا اس میں انہوں نے اپنے مفتی بننے کا واقعہ ان لفظوں میں پیش کیا کہ "دوسرے روز کارِ افتاء پر لگانے سے پہلے خود گیارہ روپے کی شیرینی رکھ کر فاتحہ غوثیہ پڑھ کر دستِ کرم سے شیرینی مجھ کو بھی عطا فرمائی اور حاضرین میں تقسیم کا حکم دیا اچانک اعلیٰ حضرت پلنگ سے اُٹھ پڑے سب حاضرین کے ساتھ میں بھی کھڑا ہوگیا کہ شاید کسی حاجت سے اندر تشریف لے جائیں گے لیکن حیرت بالائے حیرت یہ ہوئی کہ اعلیٰ حضرت زمین پر اکڑوں بیٹھ گئے سمجھ میں نہ آیا کہ یہ کیا ہو رہا ہے دیکھا تو یہ دیکھا کہ تقسیم کرنیوالے کی غفلت سے شیرینی کا ایک ذرہ زمین پر گر گیا ہے اور اعلیٰ حضرت اس ذرے کو نوکِ زبان سے اُٹھا رہے ہیں اور پھر اپنی نشست گاہ پر بدستور تشریف فرما ہوئے اس واقعہ کو

دیکھ کر سارے حاضرین سرکار غوثیت کی عظمت و محبت میں ڈوب گئے اور فاتحہ غوثیہ کی شیرینی کے ایک ایک ذرے کے تبرک ہو جانے میں کسی دوسری دلیل کی حاجت نہ رہ گئی۔

باب سوم

خدمات: اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے اسلام اور عالم اسلام کی گراں قدر خدمات انجام دی ہیں جن سے مسلمانانِ عالم اور بالخصوص مسلمانانِ برصغیر کے بے شمار دینوی اور آخروی فوائد وابستہ ہیں۔ ذیل میں ان خدمات کا بالاجمال ذکر کیا جاتا ہے۔

معاشی خدمات: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ کی معاشی خدمات کا اندازہ ان نکات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ جو آپ نے مسلمانوں کی اقتصادی زبوں حالی و معاشی بدحالی کو دور کرنے کیلئے اپنے رسالہ ''تدبیر فلاح ونجات و اصلاح'' میں تحریر فرمائے ان نکات کی تفصیل یہ ہے۔

''1۔ ان امور کے علاوہ جن میں حکومت دخل انداز ہے۔ مسلمان اپنے معاملات باہم فیصل کریں تاکہ مقدمہ بازی میں جو کروڑوں روپے خرچ ہورہے ہیں۔ پس انداز ہو سکیں۔ 2۔ بمبئی، کلکتہ، رنگون، مدراس، حیدر آباد دکن کے تونگر مسلمان اپنے بھائیوں کیلئے بنک کھولیں۔ 3۔ مسلمان اپنی قوم کے سوا کسی سے کچھ نہ خریدیں۔ 4۔ علم دین کی ترویج واشاعت کریں۔"

اس کے علاوہ ''**کفل الفقیه الفاهم**'' جیسی علم معاشیات پر لکھی ہوئی آپ کی تصانیف بھی آپ کی معاشی خدمات کی دلیل ہیں۔

سیاسی خدمات: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ کی سیاسی خدمات کے سلسلہ میں دوقومی نظریہ کا احیاء آپ کی ناقابل فراموش خدمات میں سے ایک ہے۔ دوقومی نظریہ اس زندہ حقیقت کا نام ہے کہ اولاد آدم ابتدائے آفرینش سے دو بنیادی قوموں میں منقسم رہی ہے۔ اور قیامت تک رہے گی۔ ایک قوم کو مسلم کہتے ہیں۔ اور دوسری کو کافر۔ ایمان ان کے مابین خط فاصل ہے۔ دولت ایمان رکھنے کے باعث مسلمان پر مومن کا اطلاق ہوتا ہے۔ اور اس سے محروم رہنے والے سب کافر لوگ ہیں۔ یہ دونوں قومیں آپس میں مخالف ومتحارب ہیں۔ شاعر مشرق نے اس حقیقت کو یوں بیان کیا ہے

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز   چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی (اقبال)

قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے۔

هو الذی خلقکم فمنکم کافر و منکم مؤمن

ترجمہ: وہی ہے (اللہ تعالیٰ) جس نے تمہیں پیدا کیا، تو تم میں کوئی کافر ہے اور تم میں کوئی مومن ہے۔ یہاں خدائے لم یزل نے انسانوں کی دو قسمیں بتائی ہیں۔ ''1۔ کافر 2۔ مومن'' جو ایمان کی دولت سے مالا مال ہوں انھیں مومن کہتے ہیں۔ اور جن افراد کے پاس ایمان نہیں ہوتا وہ کافر کہلاتے ہیں۔

پاکستان کی بنیاد دوقومی نظریہ پر ہی رکھی گئی۔ تاریخ شاہد ہے۔ کہ مسلمان جب تک اس نظریہ کے عملاً پابند رہے برسرِ عروج رہے اور جب کبھی عملاً اس سے منحرف ہوئے تو زوال ان کا مقدر بن گیا۔ متحدہ ہندوستان میں دو زمانے ایسے گزر چکے ہیں۔ کہ دوقومی نظریہ کو پامال کرنے اور اس مبارک درخت کو بیخ وبن سے اکھاڑ پھینکنے پر اڑی

چوٹی کا زور لگایا گیا سب سے پہلے اکبری دور میں اس نظریہ کو ختم کرنیکی بھرپور کوشش کیگئی جبکہ حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے اس سازش کے فلک بوس محل کو تہس نہس کر دیا اور دوسری مرتبہ اس (دوقومی نظریہ) کو انیسویں صدی عیسوی کے آخر اور بیسویں صدی عیسوی کے اوائل میں ختم کرنے کی پرزور کوشش کی گئی جس کی پراسرار علمبرداری کا فریضہ مسٹر گاندھی ادا کر رہا تھا اور کئی مسلمان بھی اس کے دام فریب میں آ گئے تھے۔اس نازک دور میں برٹش نوازی اور گاندھویت کے بتوں کو جس مرد قلندر نے پاش پاش کیا اس کا نام نامی اور اسم گرامی امام احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ تھا۔تحریک خلافت، تحریک ترک موالات اور تحریک ہجرت سے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ کے اختلاف اور ہندوستان کو دارالحرب کے بجائے دارالاسلام قرار دینے کو ان کے مخالفین و معاندین ان کی انگریز نوازی پر محمول کرتے ہیں۔حالانکہ اس سلسلہ میں اعلیٰ حضرت کا موقف ان کی سیاسی بصیرت پر مبنی تھا۔آپ سیاسی لیڈر نہیں مدبر تھے۔سیاسی لیڈر عموماً عوام کی خواہشات کے تابع ہوتے ہیں جبکہ مدبرین پیش بینی کر کے حالات کا رخ متعین کرتے ہیں۔کوئی شک نہیں کہ مذکورہ تحریکیں اپنے اپنے وقت میں جذباتیت کا سیل رواں تھیں مگر یہ برصغیر کے مسلمانوں کی خستہ حالی اور تباہی پر منتج ہوئیں۔تحریک ہجرت اس بحث کا منطقی نتیجہ تھی کہ ہندوستان دارالاسلام ہے یا دارالحرب امام احمد رضا اسے دارالحرب قرار نہیں دیتے تھے۔وہ جانتے تھے کہ اس سے مسلمانوں کے لئے سود کھانا تو جائز ہو جائے گا۔مگر ہجرت اور تلوار اٹھانا ان پر لازم ہو جائے گا۔وہ اسے دارالاسلام قرار دیتے تھے۔کہ سینکڑوں برس مسلمان اس پر حکمران رہے تھے۔اب بھی

سرزمین میں امن تھا اور مسلمانوں کو دینی فرائض کی ادائیگی میں کوئی رکاوٹ نہ تھی جن فتووں میں ہندوستان کو دارالحرب قرار دیا جارہا تھا۔ پس پردہ ان کی تار ہندو ہلا رہے تھے۔تاکہ مسلمان انگریز کے خلاف تلوار اٹھائیں مرکھپ جائیں اور جو باقی بچیں ہجرت کرکے اس سرزمین ہی کو چھوڑ جائیں۔تحریک خلافت اور تحریک ترک موالات کا معاملہ بھی اس سے چنداں مختلف نہیں۔1914ء میں پہلی جنگ عظیم شروع ہوئی اس میں ہندوستان سے فوجی بھرتی کرنے کیلئے برطانیہ نے اعلان کیا کہ جنگ میں فتح حاصل کرنے کے بعد ہندوستان کو آزاد کردیا جائے گا۔ظاہر ہے۔اس وقت مسلمانوں کے سامنے پاکستان کا نصب العین نہ تھا۔ہندوستان آزاد ہوتا تو حکومت ہندو اکثریت ہی کی ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ گاندھی نے فوجی بھرتی کی زبردست حمایت کی اور دولاکھ کے قریب ہندو اور مسلمان سپاہی انگریزی افواج کے ساتھ مل کر لڑے۔ترکی کو اس جنگ میں شکست ہوئی فتح پانے کے بعد انگریز وعدے سے پھر گیا اب گاندھی اسے سزا دینے کی فکر میں تھا۔اس مقصد کیلئے خلافت کا مسئلہ ڈھونڈ نکالا گیا۔حالانکہ سب جانتے تھے کہ سلطنت عثمانیہ اپنے کرتوتوں کی وجہ سے خلافت کے نام پر ایک دھبے سے کم نہیں مگر یکا یک کہا جانے لگا کہ ترکی کا سلطان اسلام کا خلیفہ ہے اور اس کی خلافت ختم کرنا اسلام پر حملہ کرنے کے مترادف ہے۔مسلمان بھڑ گئے ایک تحریک چل نکلی مگر طرفہ تماشا یہ کہ تحریک کی قیادت گاندھی کے ہاتھ میں تھی گویا جو ہندوستان میں ایک الگ خطہ زمین دینے کے حق میں نہ تھا وہ عالمی سطح پر مسلمانوں کی خلافت بحال کرا رہا تھا۔امام احمد رضا بریلوی رحمتہ اللہ علیہ گاندھی کے بچھائے ہوئے اس دام ہمرنگ زمین کو خوب

دیکھ رہے تھے۔انھوں نے متحدہ قومیت (ہندو مسلم اتحاد) کے خلاف اس وقت آواز اٹھائی جب علامہ اقبال اور قائداعظم بھی اس کی زلف گرہ گیر کے اسیر تھے دیکھا جائے تو دوقومی نظریہ کے عقیدہ میں امام احمد رضا رحمتہ اللہ علیہ مقتدا ہیں اور یہ دونوں حضرات مقتدی۔ پاکستان کی تحریک کو کبھی فروغ حاصل نہ ہوتا اگر امام احمد رضا رحمتہ اللہ علیہ برسوں پہلے مسلمانوں کو ہندوؤں کی چالوں سے باخبر نہ کرتے یہی صورتحال تحریک ترک موالات کی تھی گاندھی مسلمانوں کو ہندوؤں کے ساتھ مل کر ہر قسم کے بائیکاٹ کے لئے اُکسا رہا تھا اور امام احمد رضا رحمتہ اللہ علیہ کا موقف یہ تھا کہ موالات دوستی اور محبت کو کہتے ہیں۔ حکم مشرکین اور کفار سے دوستی اور محبت نہ کرنے کا ہے لین دین اور معاملات کے ترک کا نہیں اور جہاں تک دوستی کی مخالفت کا تعلق ہے۔اس میں انگریز کی تخصیص نہیں اس میں ہندو بھی شامل ہیں۔ایک مشرک سے پیار کی پینگیں بڑھا کر دوسرے مشرک کا مقاطعہ مسلمانوں کو زیب نہیں دیتا۔قائداعظم محمد علی جناح تحریک ترک موالات کے مخالف تھے مگر مولانا محمد علی اور مولانا شوکت علی سمیت بہت سے مسلمان رہنما اس مسئلے میں گاندھی کے ساتھ تھے امام احمد رضا علیہ رحمتہ کے کلمہ حق سے متاثر ہوکر یہ سیاسی اکابر آہستہ آہستہ ہندو کی سیاست سے باخبر ہوتے چلے گئے۔خود علامہ اقبال جو پہلے تحریک خلافت کی صوبائی کمیٹی کے صدر تھے، جب تحریک کے اصل ہدف سے آگاہ ہوئے تو صدارت سے مستعفی ہوگئے۔جس زمانے میں یہ تحریکیں چل رہی تھیں۔ان میں عوامی جذبات بپھرے ہوئے تھے۔ویسے بھی ہماری قوم بدقسمتی سے انتہا پسند واقع ہوئی ہے۔ایسے میں مخالفتوں اور الزام تراشیوں کی پرواہ نہ کرتے

ہوئے مسلک اعتدال پر قائم رہنا اور دو قومی نظریہ کے فروغ کے لئے مدبرانہ دوربینی کی سیاست پر کاربند رہنا امام احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ جیسے مرد آہن ہی کا کام تھا۔ رہا یہ کہنا کہ ان کے اقدامات انگریز نوازی پر مبنی تھے، تو یہ بات وہی کہہ سکتا ہے جو یا تو امام رضا کے مسلک کو سرے سے جانتا ہی نہ ہو یا جانتا ہو مگر جان کر نہ ماننا چاہتا ہو۔ ایک ایسا مرد مومن جسے انگریزی سامراج سے اتنی نفرت ہو کہ وہ اس کی کچہری میں جانے کو حرام سمجھتا ہو جو مقدمہ قائم ہونے کے باوجود اس کی عدالت میں نہ گیا ہو جو خط لکھتا ہو تو کارڈ اور لفافے کی الٹی طرف پتہ لکھتا ہو تاکہ انگریز بادشاہ اور ملکہ کا سر نیچا نظر آئے جس نے نعت گوئی میں کسی کو نمونہ مانا اور امام نعت گویاں قرار دیا تو حضرت مولانا کفایت علی کو جنہوں نے 1857ء کی جنگ آزادی میں انگریزوں کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا اس سلسلہ میں باقاعدہ جدوجہد کی اور 1858ء میں مراد آباد کے چوک میں انھیں برسر عام پھانسی دے دی گئی اس کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ انگریز کا حامی تھا ایسا ہی ہے جیسے کوئی کہے سورج ظلمت، پھول بدبو، چاند گرمی، سمندر خشکی، بہار جھڑ، صبا صرصر، پانی حدت، ہوا حبس، اور حکمت جہالت کا دوسرا نام ہے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ کے وصال کے بعد بھی ان کے دو قومی نظریہ کے اثرات برقرار رہے اور آخر کار قیام پاکستان پر منتج ہوئے قیام پاکستان کی تحریک میں آپ کے خلفاء، تلامذہ، مریدین اور معتقدین نے بھرپور کوششیں کیں اس طرح قیام پاکستان کے سلسلہ میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کا بڑا حصہ ہے چنانچہ مشہور صحافی میاں عبدالرشید اپنی انگریزی تصنیف اسلام ان انڈو پاکستان سب کنٹی نینٹ میں لکھتے ہیں

" When the Pakistan Resolution was passed in 1940,the efforts of Hazrat Barelvi bore fruit and all his adherents and followers, including ulama and spiritual leaders, rose as one man to support the Pakistan movemnet, Thus the contribution of Hazrat Barelvi towards Pakistan is not less than that of Allama Iqbal and Quaid-e-Azam "

ترجمہ: 1940ء میں جب قرار داد پاکستان منظور ہوئی تو حضرت بریلوی کی کوششیں بارآور ہوئیں اور علماء ومشائخ سمیت آپ کے پیروکار اور متوسلین جسد واحد بن کر تحریک پاکستان کی حمایت میں اٹھ کھڑے ہوئے اس طرح قیام پاکستان کے سلسلے میں حضرت بریلوی کا حصہ علامہ اقبال اور قائداعظم سے کسی طرح کم نہیں۔

تعلیمی خدمات: امام اہل سنت مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی معاشی، سیاسی، تعلیمی اور دیگر خدمات کے ذریعے تجدید واحیاء دین اور اصلاح ملت کا عظیم کارنامہ سرانجام دیا۔ اصلاح احوال تعلیم کا اہم ترین مقصد ہے۔ لہٰذا آپ کی ہر نوع کی خدمت کو آپ کی تعلیمی خدمات بھی کہا جاسکتا ہے۔ یہ خدمات آپ نے کئی صورتوں میں انجام دی ہیں۔ جن میں بعض کا مختصر تذکرہ گزشتہ صفحات میں کیا جاچکا ہے چند مزید صورتوں کا بیان درج ذیل ہے۔

وعظ و تقریر : اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ تقریر بہت کم کیا کرتے تھے۔ ارشاد فرماتے کہ الفاظ تو ہوا میں اڑ جاتے ہیں کتاب جب تک باقی ہے۔ لوگ اس سے مستفیض ہوتے رہتے ہیں۔ تاہم آپ سال میں تین وعظ ضرور فرماتے تھے۔ ایک جلسہ دستار بندی کے سالانہ اجلاس میں، دوسرا مجلس میلاد سرور کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں ہر سال بارہ ربیع الاول شریف کو اور تیسرا وعظ اپنے پیر و مرشد سید آل رسول مارہروی رحمتہ اللہ علیہ کے عرس مبارک کے موقع پر۔ آپ کے وعظ و تقریر میں بہت تاثیر ہوتی تھی۔ اس سے اللہ تعالیٰ نے بے شمار لوگوں کو ہدایت عطا فرمائی اور کئی گم کردہ راہ آپ کے پند و نصائح سے صراط مستقیم اور جادۂ استقامت پر آ گئے۔ 28 رجب 1337 ہجری بروز جمعہ بوقت عصر آپ لوگوں کو بدمذہبوں کی صحبت سے احتراز کرنے پر وعظ فرما رہے تھے اور آپ کے ارشادات سن کر کتنے ہی آدمی اپنے افعال بد پر لعنت ملامت کر رہے تھے۔ اور کبھی کسی گوشہ سے توبہ و استغفار کی آواز بھی آتی تھی۔ اس وقت کسی صاحب نے اٹھ کر اپنے جلیس سے کہا کہ تمہیں بدمذہبوں کی صحبت میں اکثر دیکھا گیا ہے۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت خوش قسمتی سے تشریف فرما ہیں۔ مناسب ہے توبہ کر لیجئے یہ سن کر وہ قدموں میں آ گرے اور صدق دل سے تائب ہوئے اس پر ارشاد فرمایا بھائیو یہ نزول رحمت کا وقت ہے ۔سب حضرات اپنے اپنے گناہوں سے توبہ کریں جن کے گناہ خفیہ ہوں وہ خفیہ اور جن کے اعلانیہ ہوں وہ اعلانیہ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو استقامت با کرامت عطا فرمائے۔ جو لوگ ڈاڑھی منڈواتے ہوں یا کترواتے ہوں یا ڈاڑھی چڑھاتے ہوں یا اس پر سیاہ خضاب لگاتے ہوں اور

قسم کے اعلانیہ گناہ کرتے ہوں انھیں اعلانیہ توبہ کرنی چاہیے اور جنھوں نے پوشیدہ گناہ کئے ہوں وہ ان کی پوشیدہ توبہ کریں نہ جانے اعلیٰ حضرت کے ان چند فقرات میں اللہ نے کیا تاثیر رکھی تھی کہ تمام لوگ دھاڑیں مار مار کر رونے لگے اور ایک کہرام سا مچ گیا ۔لوگ آنسوؤں کی بارش سے اپنے گناہوں کی سیاہی کو دھو رہے تھے اور بے تانہ اعلیٰ حضرت کے قدموں پر گر گر کر اپنے ظاہری باطنی گناہوں سے توبہ کر رہے تھے ۔اور اعلیٰ حضرت خود بھی گریہ وزاری سے بے حال ان لوگوں کے لئے دعائے مغفرت فرما رہے تھے ۔اور بعد میں اعداد وشمار سے معلوم ہوا کہ اس دن اٹھائیس لوگوں نے اپنے ظاہری گناہوں سے توبہ کی اور اکہتر آدمیوں نے اپنے باطنی گناہوں سے توبہ کی۔

درس و تدریس: علماء کے فرائض واعمال میں تصنیف و تالیف ،وعظ و تقریر، نصیحت اور ہدایت وارشاد کے علاوہ درس و تدریس بھی ہے۔اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ نے کتب درسیہ سے فراغت کے بعد تدریس ،افتاء اور تصنیف کی طرف توجہ منعطف فرمائی ۔ابتداء میں تدریس کی طرف زیادہ میلان رہا آپ کے فضل وکمال کا شہرہ دور دور تک ہوا اور کثیر تعداد میں تشنگان علوم آپ کے چشمہ علم وعرفان سے سیراب ہوئے ۔آپ کے بناء کردہ دارالعلوم منظر اسلام بریلی سے اب تک لوگ فیض یاب ہو رہے ہیں اور طالبان علم و دانش اپنی علمی پیاس بجھا رہے ہیں ۔آپ کے شاگردوں کی تعداد بہت زیادہ ہے آپ کے مشاہیر تلامذہ کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں

مولانا عبدالسلام صاحب جبلپوری، مولانا حسن رضا خاں صاحب، ابوالمحمود سید احمد اشرف جیلانی، حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں صاحب، ملک العلماء مولانا

ظفر الدین بہاری، مولانا عبدالاحد صاحب، مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں صاحب، صوفی قلندر علی سہروردی، مولانا سید محمد کچھوچھوی محدث اعظم ہند، مولانا رحیم بخش صاحب، مولانا حافظ یقین الدین صاحب، مفتی اعجاز ولی خاں صاحب، مولانا حسنین رضا خاں قادری برکاتی، حضرت مولانا رحیم بخش صاحب رحمھم اللہ۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ کے تلامذہ نے آپ کا علمی فیض بعد میں آنے والے لوگوں تک پہنچایا آپ کے خلفاء و متبعین جنھوں نے آپ سے روحانی فیض حاصل کیا وہ بھی آپ کی روحانی تعلیمات آئندہ نسلوں کو پہنچانے کا سبب بنے آپ کے خلفاء کی جماعت صرف پاک و ہند تک محدود نہیں بلکہ حرمین طیبین میں بھی آپ کے خلفاء کی اچھی خاصی تعداد ہوئی ہے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ ہی کے پروردہ نگاہ خلیفہ صدر الشریعتہ مولانا امجد علی صاحب رحمتہ اللہ علیہ اور آپ کے صاحبزادے حجتہ الاسلام مولانا حامد رضا خاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے تلمیذ رشید محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد سردار احمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ ہی کے مشن کو آگے چلایا اور آج پاکستان کے گوشے گوشے میں محدث اعظم علیہ الرحمتہ کے شاگرد علماء موجود ہیں۔ جو ملک بھر میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

تصنیف و تالیف: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ کی تصانیف و تالیفات کا دوسرے مصنفین اور مولفین سے موازنہ کرنے پر یہ یقین ہو جاتا ہے۔ کہ نہ صرف ان کے دور میں بلکہ اس سے پہلے کے ادوار میں بھی کثرت تصانیف کے لحاظ سے آپ بلاشبہ نادر روزگار تھے۔ ایک متحرک تحقیقی ادارہ کا کام آپ نے تنہا انجام دے کر اپنی

جامع شخصیت کے انمٹ نقوش چھوڑے ہیں۔آپ نے ایک اندازہ کے مطابق پچاس سے زائد فنون میں تقریباً ایک ہزار کتابیں تصنیف فرمائی ہیں جن میں سے 548 کتابوں کی فہرست ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور کی ''انوار رضا'' مطبوعہ کارواں پریس لاہور میں درج کی گئی ہے باقی کتب غیر مطبوعہ ہیں امید ہے مرور وقت کے ساتھ ساتھ آپ کی کتب مطبوعہ کی فہرست میں اضافہ ہوتا رہے گا۔اور انشاءاللہ العزیز آخر کار ہزار کی ہزار کتب زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آجائیں گی علامہ اقبال اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ کی تصانیف خصوصاً آپ کے فتاویٰ موسومہ بہ ''فتاویٰ رضویہ'' جو تقریباً ہزار ہزار صفحات کی بارہ جلدوں پر مشتمل ہے کے مطالعہ کے بعد آپ کی علمیت پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''مولانا ایک دفعہ جو رائے قائم کر لیتے ہیں اس پر مضبوطی سے قائم رہتے ہیں یقیناً وہ اپنی رائے کا اظہار بہت غور و فکر کے بعد کرتے ہیں انھیں اپنے شرعی فیصلوں اور فتاویٰ میں کبھی کسی تبدیلی یا رجوع کی ضرورت نہیں پڑتی۔بایں ہمہ ان کی طبیعت میں شدت زیادہ تھی اگر یہ چیز درمیان نہ ہوتی تو مولانا احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ گویا اپنے دور کے امام ابوحنفیہ تھے'' اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ کی تصانیف میں آپ کے نعتیہ کلام کا مجموعہ ''حدائق بخشش'' بہت مشہور ہے۔اسی نعتیہ مجموعہ میں آپ کا وہ مشہور زمانہ سلام ہے جو برصغیر کی مساجد میں عموماً پڑھا جاتا ہے۔اور زبان زد خاص و عام ہے۔اس مشہور سلام کا آغاز یوں ہوتا ہے۔

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

اسی ''حدائق بخشش'' میں آپ کی لکھی ہوئی چار زبانوں (عربی، فارسی، اردو، ہندی) والی نعت ہے۔جس کا ایک ایک شعر سامعین پر وجد طاری کر دیتا ہے۔

لم یات نظیرك فی نظر مثل تو نه شد پیدا جانا

جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہ دوسرا جانا

آپ کے نعتیہ کلام کا ایک ایک لفظ عشق رسول میں ڈوبا ہوا ہے۔اس کلام کی خصوصیات میں سے ایک یہ ہے کہ آپ نے کسی جگہ شریعت مطہرہ کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا علاوہ ازیں آپ کا کلام بے شمار شعری محاسن کا حامل ہے۔آپ کی شاعری کے محامد ومحاسن کے بارے میں ماہرین تنقید شعر کی بعض تصانیف بھی ملک بھر میں دستیاب ہیں۔اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ نے اپنی تصانیف وتالیفات کے ذریعے ملت اسلامیہ کی گراں قدر خدمات انجام دی ہیں آپ کی ہر کتاب کا نام تاریخی ہے یعنی جس سن ہجری میں کتاب لکھی گئی کتاب کے نام کے اعداد اتنے ہی ہیں۔آپ کی بعض تصانیف کے نام درج ذیل ہیں۔

1۔الزلال الانقی من بحر سبقۃ الاتقی 2۔انوار الحکم فی معانی میعاد استجب لکم 3۔الصمصام علی مشکک فی آیۃ علوم الارحام 4۔النجوم الثواقب فی تخریج احادیث الکواکب 5۔الروض البہیج فی آداب التخریج 6۔اسماع الاربعین فی شفاعۃ سید المحبوبین 7۔ذیل المدعی لاحسن الوعا 8۔الہدایۃ المبارکۃ فی خلق الملائکۃ

9۔اعجب الامداد فی مکفرات حقوق العباد 10۔مدارج طبقات الحدیث 11۔السعی
المشکور فی ابداء الحق المجور 12۔تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین 13۔حیات الموات
فی بیان سماع الاموات 14۔ردالرفضہ 15۔قہر الدیان علی مرتد بقادیان 16۔حسام
الحرمین علی منحر الکفر والمین 17۔تمہید ایمان بایات قرآن 18۔دوام العیش فی الائمۃ
من قریش 19۔اخبار یہ کی خبر گیری 20۔منیر العین فی حکم تقبیل الابہامین 21۔طوالع
النور فی حکم السراج علی القبور 22۔انوار الانتباہ فی حل نداء یارسول اللہ 23۔احسن
المقاصد فی بیان ما تنزہ عنہ المساجد 24۔اعلام الاعلام بان ہندوستان دار الاسلام
25۔تجلی المشکوۃ لانارۃ اسئلۃ الزکوۃ 26۔الطیب الوجیز فی امتعہ الورق والابریز
27۔الامن والعلی لناعتی المصطفیٰ بدافع البلاء 28۔برکات الامداد لاہل الاستمداد
29۔بذل الجوائز علی الدعاء بعد صلوۃ الجنائز 30۔لمعۃ الضحیٰ فی اعفاء اللحی
31۔الجام الصادعن سنن الضاد 32۔خیر الآمال فی حکم الکسب والسؤال 33۔طریق
اثبات الہلال 34۔ہادی الناس فی اشیاء من رسوم الاعراس 35۔کفل الفقیہ الفاہم
فی احکام قرطاس الدراہم 36۔تیسیر الماعون للسکن فی الطاعون 37۔بدرانوار فی
آداب الاثار 38۔عبقری حسان فی اجابۃ الاذان 39۔البدور الاجلہ فی امور الاہلہ
40۔ایذان الاجر فی اذان القبر 41۔العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ 42۔نعم الزاد
لروم الضاء۔43۔تبویب الاشباہ والنظائر 44۔الاسئلۃ الفاضلۃ علی الطوائف الباطلۃ
45 کشف حقائق و اسرار و دقائق 46۔التلطف بجواب مسائل التصوف
47۔الیاقوتۃ الواسطۃ فی قلب عقد الرابطہ 48۔الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیہ

49۔حدائق بخشش 50۔فتاویٰ کرامات غوثیہ 51۔الاجوبتہ الرضویہ للمسائل الجفریہ۔ 52رسالہ در علم تکسیر 53۔رسالہ فی علم الجفر 54۔رسالہ جبر و مقابلہ55۔کتاب الارثماطیقی 56۔رسالہ در علم مثلث 57۔رسالہ در علم لوگارثم 58۔رویت ہلال رمضان 59۔استنباط الاوقات 60۔جد اول الریاضی 61۔طلوع وغروب کواکب وقمر62۔فوزمبین دررد حرکت زمین

ترجمہ قرآن: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ کے علمی کارناموں میں آپ کا ایک مشہور عالم کارنامہ آپ کا نہایت عمدہ ترجمہ قرآن بزبان اردو ہے جو "کنزالایمان فی ترجمہ القرآن" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔دیگر تراجم قرآن سے اس کا موازنہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا ترجمہ قرآن واقعی کنزالایمان یعنی ایمان کا خزانہ ہے۔کیونکہ کئی مترجمین قرآن سے ترجمہ کرتے وقت اسلام، پیغمبر اسلام اور خود خدائے تعالیٰ کی شان میں ایسی گستاخیاں سرزد ہوئیں۔کہ دشمنان اسلام کو اسلام پر طرح طرح کے اعتراضات کرنے کا موقع ملا اس کے برعکس اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ کا ترجمہ قرآن اس قسم کی قباحتوں سے مبرا ہے۔ترجمہ کرتے وقت ذات خداوندی اور ذات نبوی کے ادب کا پورا پورا لحاظ رکھا گیا ہے۔ترجمہ آسان اور قابلِ فہم سلیس زبان میں ہے جس طرح اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ کے سوانح اور اوصاف و کمالات پر بہت ساری کتابیں لکھی گئی ہیں۔اسی طرح آپ کے ترجمہ قرآن پر تبصرہ کیلئے علماء کرام نے کئی کتابیں لکھی ہیں۔جن میں چند ایک کے نام درج ذیل ہیں "کنزالایمان کے خلاف سازش اور اس کا مثبت جواب" از مولانا عبدالستار خاں

نیازی ''محاسن کنزالایمان'' از ملک شیر محمد خاں اعوان ''تسکین الجنان فی محاسن کنزالایمان'' از مولانا عبدالرزاق بھترالوی۔ ان میں سے موءخرالذکر کتاب میں مصنف نے ایک سو چھہتر ایسی آیات مبارکہ کا ذکر کیا ہے جن کے ترجمہ میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ کے سوا دیگر مترجمین سے ایسے اغلاط سرزد ہوئے ہیں جو قرآن اور صاحب قرآن کی شان کے خلاف ہیں۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ کا ترجمہ قرآن اغلاط مذکورہ سے پاک ہونے کے علاوہ بے شمار علمی وادبی اوصاف ومحاسن کا حامل ہے مذکورہ کتب کے مطالعہ اور مختلف تراجم قرآن سے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ کے ترجمہ قرآن کا موازنہ کرنے سے ایک انصاف پسند قاری پر یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ کا ترجمہ قرآن نہ صرف موجودہ دور میں بہترین ترجمہ قرآن بزبان اردو ہے بلکہ یہ کہ بعد میں آنیوالے تمام مترجمین کے لئے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ نے ایسے رہنما خطوط مقرر کردیئے ہیں جن کی برکت سے آئندہ ادوار وازمنہ میں ترجمہ قرآن کرتے وقت لغزشوں سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔ ''کنزالایمان فی ترجمتہ القرآن'' کے تقابلی جائزہ کے لئے بطور نمونہ قرآن مجید کی چند آیات مبارکہ کا ترجمہ ملاخط ہو۔

اللہ یستھزئ بھم و یمد ھم فی طغیا نھم یعمھون

اللہ ہنسی کرتا ہے ان سے اور ترقی دیتا ہے۔ ان کو ان کی سرکشی میں اور حالت یہ کہ وہ عقل کے اندھے ہیں۔ (محمود الحسن دیوبندی)

اللہ ہنسی کرتا ہے۔ ان سے اور بڑھاتا ہے۔ ان کو ان کی شرارت میں بہکے ہوئے

(شاہ عبدالقادر) اللہ ان سے مذاق کرتا رہا ہے۔ اور وہ ان کی رسی دراز کیے جاتا ہے ۔اور یہ اپنی سرکشی میں اندھوں کی طرح بھٹکے جاتے ہیں (مودودی) ان (منافقوں) سے خدا ہنسی کرتا ہے (فتح محمد جالندھری) اللہ ٹھٹھا کرتا ہے۔ ان سے اور کھینچتا ہے۔ ان کو بیچ سرکشی ان کی بہکتے ہیں (شاہ رفیع الدین) اللہ ان سے استہزاء فرماتا ہے (جیسا اس کی شان کے لائق ہے) اور انھیں ڈھیل دیتا ہے۔ کہ اپنی سرکشی میں بہکتے ہیں (اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ) **ومکروا و مکر الله والله خیر المٰکرین** اور مکر کیا ان کافروں نے اور مکر کیا اللہ نے اور اللہ کا مکر سب سے بہتر ہے۔ (محمود الحسن) فریب کیا ان کافروں نے اور فریب کیا اللہ نے اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے۔ (شاہ عبدالقادر) (یعنی یہود قتل عیسیٰ کے بارے میں) ایک چال چلے اور خدا بھی (عیسیٰ کو بچانے کے لئے) ایک چال چلا اور خدا خوب چال چلنے والا ہے (فتح محمد) اور مکر کیا انھوں نے یعنی کافروں نے اور مکر کیا اللہ نے اور اللہ بہتر مکر کرنے والا ہے (شاہ رفیع الدین) اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے ان کے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ سب سے بہتر تدبیر والا ہے۔ (اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ)

ولما یعلم الله الذین جاهد وا منکم و یعلم الصٰبرین

ابھی اللہ نے تم میں سے ان لوگوں کو جانا ہی نہیں جنھوں نے جہاد کیا اور نہ صبر کرنے والوں کو جانا (عبدالماجد دریا آبادی) حالانکہ ابھی خدا نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو تو اچھی طرح معلوم نہیں کیا اور یہ بھی مقصود ہے کہ وہ ثابت قدم رہنے والوں کو معلوم کرے (فتح محمد) اور ابھی تک معلوم نہیں کیا اللہ نے جو لڑنے والے ہیں تم میں اور

معلوم نہیں کیا ثابت رہنے والوں کو (محمود الحسن) اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا اور نہ صبر کرنے والوں کی آزمائش کی (اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ)

ان المنٰفقین یخادعون اللہ وھو خادعھم

منافق (ان چالوں سے اپنے نزدیک) خدا کو دھوکا دیتے ہیں (یہ اس کو کیا دھوکا دیں گے) وہ ان کو دھوکے میں ڈالنے والا ہے۔ (محمود الحسن) یہ منافق اللہ کے ساتھ دھوکے بازی کر رہے ہیں حالانکہ درحقیقت اللہ ہی نے انھیں دھوکا میں ڈال رکھا ہے (مودودی) اور منافق جو ہیں دغا بازی کرتے ہیں اللہ سے اور وہی ان کو دغا دے گا (شاہ عبدالقادر) تحقیق منافق فریب دیتے ہیں اللہ کو اور وہ فریب دینے والا ہے ان کو (شاہ رفیع الدین) بے شک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں اور وہی ان کو غافل کر کے مارے گا۔ (اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ)

نسو اللہ فنسیھم

یہ اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے انھیں بھلا دیا (مودودی) انھوں نے خدا کو بھلا دیا تو خدا نے ان کو بھلا دیا (فتح محمد) بھول گئے خدا کو پس بھول گیا ان کو اللہ (شاہ رفیع الدین) بھول گئے اللہ کو سو وہ بھول گیا اُن کو (محمود الحسن) وہ اللہ کو چھوڑ بیٹھے تو اللہ نے انھیں چھوڑ دیا (اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ)

واستغفر لذنبک وللمؤمنین والمؤمنٰت

اور بخشش مانگ واسطے گناہ اپنے اور واسطے ایمان والوں کے اور ایمان والیوں کے۔ (شاہ رفیع الدین) اور اپنے گناہوں کی معافی مانگو اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کیلئے

بھی (فتح محمد) اور معافی مانگو اپنے قصور کے لئے بھی اور مومن مردوں اور عورتوں کے لئے بھی (مودودی) اور معافی مانگ اپنے گناہ کے واسطے اور ایمان دار مردوں اور عورتوں کے لئے (محمود الحسن) اور معافی مانگ اپنے گناہ کو اور ایمان دار مردوں کو اور عورتوں کو (شاہ عبدالقادر) اور آپ اپنی خطا کی معافی مانگتے رہئے اور سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کے لئے (اشرفعلی تھانوی) اور اپنی خطا کی معافی مانگتے رہئے اور سارے ایمان والوں اور ایمان والیوں کیلئے بھی (عبدالماجد دریا آبادی) اور اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو (اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ)

لیغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر

تا کہ خدا تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے (فتح محمد) تو کہ بخشے واسطے تیرے خدا جو کچھ ہوا تھا پہلے گناہوں تیرے سے اور جو کچھ پیچھے ہوا (شاہ رفیع الدین) تا کہ معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے ہوئے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے (شاہ عبدالقادر) تا کہ معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے ہو چکے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے (محمود الحسن) تا کہ اللہ آپ کی سب اگلی پچھلی خطائیں معاف کردے (اشرف علی تھانوی) تا کہ اللہ آپ کی (سب) اگلی پچھلی خطائیں معاف کردے (عبدالماجد دریا آبادی) تا کہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے (اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ)

ووجدك ضالا فهدىٰ

پایا تجھ کو بھٹکتا پھر راہ سمجھائی (محمود الحسن) پایا تجھ بھٹکتا پھر راہ دی (عبدالقادر) اور اللہ

نے آپ کو بے خبر پایا سو رستہ تبلایا (اشرف علی تھانوی) تمہیں ناواقف راہ پایا پھر ہدایت بخشی (مودودی) رستے سے ناواقف دیکھا تو سیدھا رستہ دکھایا (فتح محمد) اس نے تجھ کو بھولا بھٹکا پایا پھر راہ پر لگایا (وحید الزماں) آپ کو بے خبر پایا سو رستہ بتا دیا (عبدالماجد دریا آبادی) پس تجھ کو پایا راہ بھولا ہوا پس راہ دکھائی (شاہ رفیع الدین) اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی (اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ)

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

تجدید وا حیاء دین مخبر صادق صلی اللہ علیہ والہ وسلم ارشاد فرماتے ہو

ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کلّ مائۃ سنۃ من یجد دلھا دینھا

یعنی اللہ تعالیٰ اس امت کیلئے ہر صدی میں ایک ایسے شخص کو بھیجے گا جو اس کے لئے اس کے دین کی تجدید کرے گا۔ چنانچہ ہر صدی ہجری میں ایک مجدد ہوا جس نے دین کو از سر نو زندہ کیا۔ سنت کو بدعت سے ممتاز کیا سنت کی زبردست حمایت کی اور بدعت کا قلع قمع کر کے مسلم معاشرہ میں ایک انقلاب عظیم برپا کیا۔ چودھویں صدی ہجری میں تجدید واحیاء دین کا کام اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے لیا جنہوں نے اپنے دور میں خلاف سنت رسوم و بدعات کی زبردست مخالفت کی اور سنتوں کو رواج دیا آپ کے تجدیدی کارناموں میں سے ایک آپ کا اردو زبان میں ترجمہ قرآن ہے۔ جس کا مختصر تذکرہ گزشتہ صفحات میں گزر چکا ہے۔ اس کے علاوہ برصغیر میں دو قومی نظریہ کو فروغ دینا، اپنے قلم حقیقت رقم کے ذریعے گستاخان

رسول کا ردِ بلیغ ،فرق باطلہ اور گمراہ کن افکار وتحریکات کی بیخ کنی ،فلسفہ قدیمہ وجدیدہ دونوں کے مزعومات کی تردید اور اسلامی عقائد کا اثبات ،اپنی تصانیف وتالیفات کے ذریعے مسلمانان عالم کے قلوب میں عموماً اور مسلمانان برصغیر کے قلوب میں خصوصاً عشق رسول ﷺ کی شمع روشن کرنا وغیرہ آپ کے مجدد ملت ہونے کے منہ بولتے ثبوت ہیں آپ کے معاندین آپ پر سنت کی مخالفت اور بدعت کے بہتان لگاتے ہیں حالانکہ آپ نے اپنی کتابوں میں اتباع رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر بہت زور دیا۔اور بدعات ومنکرات کی تردید شدید فرمائی ۔عورتوں کے لئے اپنے پیر ومرشد سے پردہ لازمی قرار دیا۔بدعتی کی امامت کو ناجائز کہا ،میلۂ ہنود میں شرکت سے منع فرمایا،تعزیہ داری کی مخالفت فرمائی ،مزامیر کی حرمت بیان فرمائی ،نامحرم عورتوں کو اندھوں سے پردہ کرنا لازم بتایا۔اوہام باطلہ کی تردید فرمائی ،واعظوں کو بے اصل روایات بیان کرنے سے روکا ،قبروں کو سجدہ کرنے اور طواف قبور سے سختی سے منع فرمایا بلکہ اپنی کتاب ''الزبدة الزکیة فی تحریم سجود التحیة'' میں قرآن وحدیث کے متعدد دلائل پیش کر کے ثابت کیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو سجدہ اگر بہ نیت عبادت ہو تو کفر وشرک اور اگر محض تعظیم کی نیت سے ہو تو بھی حرام بلکہ حد رکوع تک جھکنا بھی ناجائز ہے اس کے علاوہ بھی آپ نے تمام خلاف شرع کاموں کی زبردست مخالفت فرمائی اور جن سنتوں پر عمل ترک ہو چکا تھا ان کو از سرنو زندہ کیا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ کی تصانیف وتالیفات سے اس بات کی واضح شہادتیں ملتی ہیں۔بدعت کی تحقیق کے بارے میں علماء محققین کی کتب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔کہ بدعتیں محض بری نہیں ہوتیں بلکہ بعض بدعتیں اچھی بھی

ہوتی ہیں اور بدعات حسنہ کی اصل سنت سے ثابت ہوتی ہے لہٰذا ان کے اجراء پر کسی کی مذمت کرنا جائز نہیں ۔اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ سے پہلے کے ادوار میں بھی علماء ربانیین بدعات حسنہ جاری کرتے رہے ہیں ۔تو اگر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ نے بدعات حسنہ کی نفی نہ کی تو آپ کا یہ عمل مذموم نہیں بلکہ محمود ہے۔ بدعت کی حقیقت کے بارے میں تفصیل کی اس مختصر میں گنجائش نہیں اس سلسلہ میں علماء اہل سنت کی کتابوں خصوصاً حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب ''جاء الحق'' کا مطالعہ مفید ہے الغرض بدعات قبیحہ کا خاتمہ اور سنتوں کا احیاء کرنے والی عظیم شخصیت اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ کو بدعات و منکرات کا جاری کرنے والا اور سنتوں کو مٹانے والا قرار دینا آپ کے معاندین ومخالفین کا تعصب محض ہے۔ ذیل میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ کے رد بدعت اور تائید سنت کی چند امثلہ ملاحظہ ہوں آپ فرماتے ہیں۔

(1) ''عمرو کا قول کہ شریعت چند احکام فرض و واجب وحلال وحرام کا نام ہے محض اندھا پن ہے شریعت تمام احکام جسم وجان وروح وقلب و جملہ علوم الٰہیہ و معارف نامتناہیہ کو جامع ہے۔جن میں سے ایک ٹکڑے کا نام طریقت و معرفت ہے۔ ولہذا باجماع قطعی جملہ اولیاء کرام تمام حقائق کو شریعت مطہرہ پر عرض کرنا فرض ہے ۔اگر شریعت کے مطابق ہوں تو حق ومقبول ہیں۔ ورنہ مردود ومخذول'' (2) ''اولیاء کرام کے مزارات پر ہر سال مسلمانوں کا جمع ہوکر قرآن مجید کی تلاوت یا اور مجالس کرنا اور اس کا ثواب ارواح طیبہ کو پہنچانا جائز ہے جبکہ منکرات شرعیہ مثل رقص ومزامیر وغیرھا سے خالی ہو (3) ''پیر سے پردہ واجب ہے جبکہ محرم نہ ہو'' (4) ''ہاں (بدعتی اور فاسق کی امامت)

ممنوع و مکروہ ہے (5) ''ان (ہندوؤں) کا میلہ دیکھنے جانا مطلقاً ناجائز ہے ''(6) ''مسلمان اے مسلمان اے شریعت مصطفوی کے تابع فرمان جان اور یقین جان کہ سجدہ حضرت عزت عز جلالہ' کے سوا کسی کے لئے نہیں اس کے غیر کو سجدہ عبادت تو یقیناً اجماعاً شرک مہین و کفر مبین اور سجدہ تحیت حرام و گناہ کبیرہ بالیقین اس کے کفر ہونے میں اختلاف علماء دین اور عندالتحقیق کفر صوری پر محمول'' (7) ''دھوبی کے یہاں کھانے میں کوئی حرج نہیں یہ جو جاہلوں میں مشہور رہے۔ کہ دھوبی کے یہاں کھانا ناپاک ہے محض باطل ہے'' (8) ''اگر کوئی چمار بھی مسلمان ہو تو مسلمانوں کے دین میں اسے حقارت کی نگاہ سے دیکھنا حرام اور سخت حرام ہے۔ وہ ہمارا دینی بھائی ہو گیا'' (9) ''خالی قوالی جائز ہے ۔اور مزامیر حرام'' (10) ''اصح یہ ہے کہ عورتوں کو قبروں پر جانے کی جازت نہیں'' (11) ''اندھے سے پردہ ویسا ہی ہے جیسا آنکھ والے سے اور اس کا گھر میں جانا، عورت کے پاس بیٹھنا ویسا ہی ہے جیسا آنکھ والے کا'' (12) ''ثواب رسانی کے لئے قرآن عظیم پڑھنے پر اجرت لینا اور دینا دونوں ناجائز'' (13) ''قبر پر نماز پڑھنا حرام، قبر کی طرف نماز پڑھنا حرام اور مسلمان کو قبر پر قدم رکھنا حرام، قبروں پر مسجد بنانا یا زراعت وغیرہ کرنا حرام'' (14) ''فرضی مزار بنانا اور اس کے ساتھ اصل کا سا معاملہ کرنا ناجائز و بدعت ہے۔

ماحصل: اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ علوم کثیرہ کے عالم باعمل، بے مثال قوت حافظہ کے حامل، صاحب تصانیف کثیرہ مصنف، صاحب روحانیت بزرگ، متعدد سلاسل طریقت میں اجازت یافتہ شیخ

طریقت، پابند شرع اور صاحب کشف وکرامت ولی اللہ، اپنے عہد میں عشاق ...ں کے سرخیل، حافظ، قاری، عالم، فقیہہ، محدث، عابد، زاہد، متقی، پرہیز گار، بے لوث خادم دین، حامی سنت، قاطع بدعت اور مجدد دین وملت تھے۔ ان کی اپنی تصانیف وتالیفات اوران کی شخصیت اور دینی وملی خدمات پر لکھی ہوئی دیگر مصنفین کی کتب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ ایسی نابغہء روزگار شخصیت ان کے وقت سے لیکر اب تک روئے زمین پر کہیں پیدا نہیں ہوئی راقم الحروف کی طرف سے ان کی روح پرفتوح کو سلام عقیدت کے ساتھ ساتھ یہ دعا پہنچے کہ "آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے"

وصلّی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبه سیّد نا و مولانا محمّد وٰاله و اصحابه وبارك وسلّم

پیش کردہ گلہائے عقیدت درج ذیل بساتین محبت سے چُنے گئے ہیں

1۔ ''فقیہِ اسلام'' از ڈاکٹر حسن رضا اعظمی

2۔ ''انوارِ رضا'' مطبوعہ کارواں پریس لاہور

3۔ ''حدائق بخشش'' اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ

4۔ ''فتاویٰ رضویہ'' اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ

5۔ ''عرفان شریعت'' اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ

6۔ ''الزبدۃ الزکیۃ لتحریم سجود التحیۃ'' اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ

7۔ ''اکرام امام احمد رضا'' از مفتی محمد برہان الحق جبلپوری

8۔ ''وصایا شریف'' مولانا حسنین رضا خاں

9۔ ''سیرتِ اعلیٰ حضرت'' مولانا حسنین رضا خاں

10۔ ''حیاتِ اعلیٰ حضرت'' مولانا ظفر الدین رضوی

11۔ ''مقالاتِ سعیدی'' علامہ غلام رسول سعیدی

12۔ ''نائبِ اعلیٰ حضرت'' مولانا بشیر احمد سیالوی

13۔ ''چودھویں صدی ہجری کی ایک عظیم شخصیت'' پروفیسر محمد یوسف صابر

14۔ ''فاضل بریلوی کے معاشی نکات جدید معاشیات کے آئینے میں''

پروفیسر محمد رفیع اللہ صدیقی

15۔ ''ندائے اہل سنت'' اقبال احمد اختر قادری

16۔ ''تذکرہ امام احمد رضا'' مولانا محمد الیاس قادری

17۔ ''اندھیرے سے اُجالے تک'' علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

18۔ ''تذکرہ علماء اہل سنت'' مولانا محمود احمد قادری

19۔ ''واقعات اعلیٰ حضرت'' ابوالکرم احمد حسن قاسم الحیدری الرضوی

20۔ ''مقالات یومِ رضا'' قاضی عبدالنبی کوکب

21۔ ''فاضل بریلوی اور ترکِ موالات'' پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

22۔ ''فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں'' پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

23۔ ماہنامہ ''ضیائے حرم (اعلیٰ حضرت بریلوی نمبر)'' زیر سرپرستی پیر کرم شاہ صاحب

24۔ ''امام احمد رضا ارباب علم ودانش کی نظر میں'' مولانا یٰسین اختر مصباحی

25۔ ''امام احمد رضا اور ردِ بدعات ومنکرات'' مولانا یٰسین اختر مصباحی

26۔ ''ملفوظات اعلیٰ حضرت'' مولانا مصطفٰے رضا خاں

27۔ ''تجلیات امام ربانی'' مولانا محمد عبدالحکیم خاں مظہری شاہجہانپوری

28۔ ''اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی ایک ہمہ جہت شخصیت'' کوثر نیازی

نقولِ اسنادِ مؤلف

سندِ فراغت (درس نظامی و دورۂ حدیث)، سندِ فتویٰ، اجازۂ تدریس، فاضل عربی (طلائی تمغہ کے ساتھ)، سندِ تجوید، ایم او ایل (ماہر علوم شرقیہ)

علاوہ ازیں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ایم اے عربی، ایم اے علومِ اسلامیہ، ایم ایجوکیشن۔

باھتمامِ اھلِ عقیدت

الحمد لله الذي [illegible]

والصلاة والسلام على [illegible]

[illegible]

[illegible] سيد [illegible] بن [illegible] اسماعيل [illegible]

[illegible] هذه [illegible] ١٣٦٣

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فهرس ما قرأ الفاضل المذكور في هذه المدرسة

١	التفسير	[illegible]	٦	اصول الفقه	[illegible]	١١	المنطق	[illegible]
٢	الحديث	[illegible]	٧	المعاني والبيان	تلخيص المعاني	١٢	المناظرة	[illegible]
٣	العقائد والكلام	شرح العقائد	٨	الادب	[illegible]	١٣	[illegible]	[illegible]
٤	الفقه	[illegible]	٩	النحو	[illegible]	١٤	الهيئة	[illegible]
٥	اصول الحديث	شرح نخبة الفكر	١٠	الصرف	[illegible]	١٥	الفلسفة	[illegible]

امضاءات الاساتذة [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

اجازة الافتاء

من الفقير محمد اكبر الرضوي الفقير ببلدة پير محل في مقاطعة دار السلام (توبه ٹیک سنگھ)
تلميذ العلامة مولانا محمد سردار احمد الرضوي اللائلپوري الشهير بالمحدث الاعظم
پاکستان عليه الرحمة والرضوان

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين وعلى آله واصحابه اجمعين
اما بعد فهذه شهادة ان المولوي القاري سردار علي بن محمد اسماعيل الساكن ببلدة
گوجره ومقاطعة دار السلام (توبه ٹیک سنگھ) العالم كبير من علماء اهل السنة والجماعة
اختبرته في جميع العلوم الدينية المتداولة اعني علوم الدرس النظامي مع علم التفسير
والحديث والفقه ووجدته ماهرا تاما فيها سيما في الفقه الحنفي فلذلك اجزته اذنا
كاملا بالافتاء في المسائل الدينية كلما طولب منه بطيب خاطري ان يكون له
سندا عند الحاجة واسأل الله عز وجل للعالم المفتي المجاز المذكور العافية في الدنيا
والآخرة بجاه حبيبه اللبيب سيدنا ومولانا محمد عليه وعلى آله واصحابه افضل الصلوة والتسليم

فقير ابو الخير محمد اكبر عفا الله عنه
قادري رضوي
خادم دار الافتاء
ببلدة پير محل

ابو الخير محمد اكبر قادري رضوي
مهتمم ... رضويه
... پير محل
٧-٧-١٤٠٧ھ

اجازة تدريس علوم الدرس النظامي المتداوله

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين وعلى اله واصحابه اجمعين اما بعد فانا المفتي محمد شفيع بن نظام الدين رئيس دار العلوم الكريمية الرضوية المسجلة الواقعة ببلدة دار السلام (توبه تيك سنك) اشهد ان المولوي القاري سردار علي بن محمد اسماعيل المقيم ببلدة كوجره ومقاطعة دار السلام (توبه تيك سنك) قرء علوم الدرس النظامي كلها وجميع الكتب المتداولة من التفسير والحديث والفقه في الجامعة الجامعية الرضوية المسجلة الكائنة ببلدة كوجره ومقاطعة دار السلام (توبه تيك سنك) مني ومن شيخ الحديث والتفسير السيد محمد شهسوار علي واستاذ العلماء مولانا غلام نبي والعالم المتبحر مولانا عبد العزيز رحمهم الله وبعد تكميلها والنجاح في الاختبار النهائي بالدرجة الممتازة حصل سند الفراغ من الجامعة المذكورة فلذالك منحته اجازة تدريس جميع العلوم المذكورة بكل سرور والصلوٰة والسلام على سيدنا ومولانا محمد وعلى اله واصحابه اجمعين

مفتی محمد شفیع رئیس دار العلوم کریمیہ
رضویہ دار السلام (ٹوبہ ٹیک سنگھ)

محمد شفیع نقشبندی

٥/٤/١٤١١ھ

№ 000826

رول نمبر ۲۴۴

بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فیصل آباد

امتحان فاضل عربی سالانہ/ ضمنی ۱۹۹۰ء

تصدیق کی جاتی ہے کہ سردار علی

ولد / بنت محمد اسماعیل

رجسٹرڈ نمبر ۲۴۴ - فاضل عربی - ۱۹۹۰ء ساکن ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

نے بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فیصل آباد سے امتحان مذکورہ بالا

۳۹۰ نمبر حاصل کر کے درجہ اول میں

بلا اجزاء / کلی طور پر پاس کیا اور اسے ڈپلومہ ہٰذا کا مستحق قرار دیا گیا۔

تیار کنندہ..........

پڑتال کنندہ..........

تاریخ 21.2.2000

چیئرمین

بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فیصل آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Tele: Phone [illegible]
Grams: Agricersity

University of Agriculture, Faisalabad

Department of Islamic Studies

Chairman's Office

No. IS

Dated

سندِ تجوید و قراءۃ

تصدیق کی جاتی ہے کہ الاخ الفاضل سردار علی ولد محمد اسماعیل
سکنہ [illegible] محلہ کوٹ غلام محمد گوجرہ جامعہ چراغیہ میں راقم پر تعلیم
کے عرصہ تدریس ۱۹۷۳ء تا ۱۹۷۷ء کے دوران تجوید و قراءۃ مجھ سے
پڑھتے رہے ہیں۔ مشق و حدر اور تجوید کی درسی کتب (جمال القرآن،
تفہیم التجوید، تیسیر التجوید، ~~جمال القرآن~~، فوائد مکیہ اور [illegible]) [illegible]
ذوق و شوق اور محنت سے پڑھی ہیں۔ یہ تصدیق بھی کی جاتی ہے
دورہ [illegible] تکمیلی امتحان میں بہترین کارکردگی کی وجہ سے اول [illegible]
ہیں۔ دوران تدریس میں نے انہیں مؤدب، محنتی، با اخلاق
اور علم دوست پایا ہے۔ فقط

قاری محمد اقبال
۲۵ اگست ۱۹۹۸

54

Serial No. ML 0580

رول نمبر
ROLL NUMBER

پنجاب یونیورسٹی

۲۰۰۰

تصدیق کی جاتی ہے

کہ سردار علی

بن / بنت محمد اسماعیل

از [illegible] ٹوبہ ٹیک سنگھ

نے

ایم - او - ایل

کی ڈگری امتحان ایم-اے عربی منعقدہ نومبر ۱۹۸[illegible]

اور امتحان عربی آنرز منعقدہ ۱۹۶۰

میں کامیابی کی بنا پر حاصل کی

M Jajdar

CHANCELLOR چانسلر

Muhammad

CONTROLLER OF EXAMINATIONS کنٹرولر امتحانات

لاہور:

انتخاب از

سلام رضا رضی اللہ عنہ

مصطفےٰ ﷺ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

شہر یارِ ارم تاجدارِ حرم ﷺ
نو بہارِ شفاعت ﷺ پہ لاکھوں سلام

شبِ اسریٰ کے دولھا پہ دائم درود
نوشہ بزمِ جنّت پہ لاکھوں سلام

عرش کی زیب وزینت پہ عرشی درود
فرش کی طِیب و نزہت پہ لاکھوں سلام

عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

خلق کے داد رَس سب کے فَریاد رَس
کہف روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے بےکس کی دَولت پہ لاکھوں درود
مجھ سے بے بس کی قوت پہ لاکھوں سلام

ربِّ اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود
حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

جس کے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھلیں
اُس گل پاک منبت پہ لاکھوں سلام

وصف جس کا ہے آئینۂ حق نما
اس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے سرِ سروراں خم رہیں
اس سرِ تاج رفعت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبین سَعادت پہ لاکھوں سلام

جن کے سجدے کو محراب کعبہ جھکی
ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اٹھ گئی دَم میں دَم آگیا
اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں
اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

جس سے کھاری کنویں شیرۂ جاں بنے
اس زُلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام

وہ زباں جس کو سب کُن کی کُنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

اس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں درود
اس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

وہ دُعا جس کا جوبن بہارِ قبول
اس نسیمِ اجابت پہ لاکھوں سلام

جن کے گچھّے سے لچھّے جھڑیں نور کے
ان ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تبسّم کی عادت پہ لاکھوں سلام

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام

کھائی قرآں نے خاک گزر کی قسم
اس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

جس کو بارِ دو عالم کی پروا نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
تا ابد اہل سنت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب اُن کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضؔا
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

تصحیح نامہ

صفحہ	سطر	غلط	درست
6	5	ہل سنت	اہلِ سُنت
11	17	جاتا ہو ہے	ہو جاتا ہے
12	2	پلٹتی ہیں؟	پلٹتی ہیں۔
14	2	دوپہرا اپ	دوپہر آپ
14	15	بکتے	پکتے
15	11	کرہے تھے	کر رہے تھے
17	1	بکنے	پکتے
17	5، 6	مارہری	مارہروی
19	7	جواب	خواب
19	8	کہتا	فرماتے
20	18	لیٹتے	لٹتے
21	13	دھو تعالیٰ	وھو تعالیٰ
22	4	شدیدی	شدید
22	12	برھ	پڑھ
26	3	آخر	اواخر
34	14	ابوحنفیہ	ابوحنیفہ
35	16	آیۃً	آیۃ

صفحہ	سطر	غلط	درست
35	18	الہدایۃ	الہدایۃ
35	18	الملائکۃ	الملائکۃ
38	13	ملاخط	ملاحظہ
39	14	العلم	لعالم
42	7	ہو	ہیں
45	2	فرماں	فرمان
45	6	رہے	ہے
45	10	جازت	اجازت
45	13	کو	کی
46	1	عشاق	عُشّاقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
46	2	بے لوث دم	بے لوث خادم
46	3	مجددین	مجددِ دین
46	7	لحد	لحد

آئندہ ایڈیشن اغلاط کی درستی کر کے شائع کیا جائے گا۔

صفحہ	سطر	غلط	درست
انتساب	8	باہتمام	باہتمام
حرفِ آغاز	5	نالجہ	نالجۂ
16	3	کاشانہ'	کاشانۂ
21	8	دقت	دِقّت
24	3	دینوی۔آخروی	دُنیوی۔اُخروی
25	3	آفرنیش	آفرینش
26	9	کے بجائے	کی بجائے
28	13	علیہ رحمتہ	علیہ الرحمۃ
31	18	اور	یا کسی اور
42	1	تبلایا	بتلایا
57	1	پیتاں	پتیاں

درستیٔ اغلاط کی حتی الامکان کوشش کی گئی ہے تاہم مزید غلطیاں پائی گئیں تو انشاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں دُور کر دی جائیں گی۔

خود بخود قرآن مجید پڑھنا سیکھنے کے لئے مؤلّف "لمعاتِ رضا"

علامہ مفتی محمد سردار علی نقشبندی مدظلّہ العالی کی تصنیف

قرآن کا معلّم

کا

مطالعہ کیجیے اُردو پڑھے ہوئے ایسے حضرات جنہیں مصروفیات کی وجہ سے کسی اُستاد سے پڑھنے کا وقت نہیں ملتا ہے اُن کے لئے یہ انمول تحفہ ہے قرآن مجید پڑھنا سکھانے کا ایسا انداز اس سے قبل کسی کتاب میں نہیں اپنایا گیا ہے۔ اس کے مطالعہ سے چند دنوں میں باآسانی قرآن مجید پڑھنا سیکھا جاسکتا ہے۔

نوٹ

مؤلّفِ "لمعاتِ رضا" کی باقی تصانیف کی طباعت کے انتظامات بھی ہورہے ہیں۔ انشاالله العزیز ایک ایک کر کے ساری کتب زیورِ طبع سے آراستہ ہوں گی۔

MUNIB Graphics Fsd. 636373